REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3

جلد ۲۴

شمارہ ۱۳

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۴ ماہ امان (مارچ)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق الفضل میں شائع شدہ مورخہ ۱۹ ماہ امان کی اطلاع مظہر ہے کہ
"کل بھی چکروں کی تکلیف رہی"
احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنا فضل شاملِ حال رکھے آمین۔

قادیان ۲۴ ماہ امان۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں، الحمد للہ۔

● حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ ؂

قادیان ۲۳ ماہ امان (مارچ)۔ آج مقامی طور پر یوم مسیح موعود کی تقریب منعقد ہوئی جس میں حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی کی صدارت میں اپنی پوری شان کے ساتھ منائی گئی۔ علمائے سلسلہ نے روح پرور تقاریر کیں۔ رپورٹ آئندہ اشاعت میں دی جائے گی۔

۱۴ ربیع الاول ۱۳۹۵ ہجری ۲۷ ماہ امان ۱۳۵۴ ہش ۲۷ مارچ ۱۹۷۵ء

ہماری جماعت کو ایسا نمونہ دکھانا چاہیئے کہ اُس سے متأثر ہو کر اغیار بھی عش عش کر اُٹھیں!

اپنی عملی حالت کو ایسا درست رکھو کہ مخالف بھی تمہاری نیکی، خداترسی اور تقویٰ کے قائل ہو جائیں

ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"انسان پر دو قسم کے حقوق ہیں، ایک تو اللہ کے دوسرے عباد کے۔ پہلے میں تو اُسی وقت نقصان ہوتا ہے جب دیدہ دانستہ کسی امر اللہ کی مخالفت قولی یا عملی کی جائے۔ مگر دوسرے حقوق کی نسبت بہت کچھ بچ بچ کر رہنے کا مقام ہے۔ کئی چھوٹے چھوٹے گناہ ہیں جنہیں انسان بعض اوقات سمجھتا بھی نہیں۔ ہماری جماعت کو تو ایسا نمونہ دکھانا چاہیئے کہ دشمن پکار اُٹھیں کہ گو یہ ہمارے مخالف ہیں مگر ہیں ہم سے اچھے۔ اپنی عملی حالت کو ایسا درست رکھو کہ دشمن بھی تمہاری نیکی، خداترسی اور اتقاء کے قائل ہو جائیں۔

یہ بھی یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی نظر جذرِ قلب تک پہنچتی ہے۔ پس وہ زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔ زبان سے کلمہ پڑھنا یا استغفار کرنا انسان کو کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے جب وہ دل و جان سے کلمہ یا استغفار نہ پڑھے۔ بعض لوگ زبان سے استغفر اللہ کرتے جاتے ہیں مگر نہیں سمجھتے کہ اس سے کیا مُراد ہے۔ مطلب تو یہ ہے کہ پچھلے گناہوں کی معافی خلوصِ دل سے چاہی جاتی ہے۔ آئندہ کے لئے گناہوں سے باز رہنے کا عہد باندھا جائے۔ اور ساتھ ہی اس کے فضل و امداد کی درخواست کی جائے۔ اگر اس حقیقت کے ساتھ استغفار نہیں ہے تو وہ استغفار کسی کام کا نہیں۔ اِنسان کی خُوبی اِسی میں ہے کہ وہ عذاب آنے سے پہلے اُس کے حضور میں جُھک جائے اور اس کا امن مانگتا رہے۔ عذاب آنے پر گڑگڑانا اور وَقِنَا وَقِنَا پکارنا تو سب قوموں میں یکساں ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ خُدا کا عذاب چاروں طرف سے محاصرہ کئے ہوئے ہو، ایک عیسائی...... ایک چوہڑا بھی پکار اُٹھتا ہے کہ الٰہی ہمیں بچائیو! اگر مومن بھی ایسا کرے تو پھر اس میں اور غیروں میں فرق کیا ہوا؟ مومن کی شان تو یہ ہے کہ وہ عذاب آنے سے قبل خدا تعالیٰ کے کلام پر ایمان لا کر خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑائے۔

اِس نکتہ کو خوب یاد رکھو کہ مومن وہی ہے جو عذاب آنے سے پہلے کلام الٰہی پر یقین کر کے عذاب کو وارد سمجھے اور اپنے بچاؤ کے لئے دُعا کرے۔ دیکھو ایک آدمی جو توبہ کرتا ہے، دُعائیں لگا رہتا ہے تو وہ صرف اپنے پر نہیں بلکہ اپنے بال بچوں پر، اپنے قریبیوں پر رحم کرتا ہے کہ وہ سب ایک کے لئے بچائے جا سکتے ہیں۔ ایسا ہی جو غفلت کرتا ہے تو نہ صرف اپنے لئے بُرا کرتا ہے بلکہ اپنے تمام کنبے کا بدخواہ ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۳۵۷، ۳۵۸)

[illegible] احمد ایم اے پرنٹر و پبلشر نے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

قسط نمبر (۲)

تحریکِ احمدیت خالص اسلامی تحریک ہے

مخالفینِ احمدیت کی وسوسہ اندازی کا مدلل جواب!

از الحاج مولانا شریف احمد صاحب امینی فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

مخالفین کی ریسرچ کا انوکھا طریق

اسلام کے آغاز سے ہی مخالفینِ اسلام نے قرآن مجید کی آیات کو اُن کے سیاق وسباق سے علیحدہ کرکے اور اسلامی تعلیمات کو بگاڑ کر لوگوں کے سامنے پیش کرکے مذہب اسلام کو ہدفِ اعتراض و ملامت بنایا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت اور اخلاقِ فاضلہ کو نظر انداز کرکے بعض من گھڑت اور بے بُنیاد روایات کو لے کر اور تاریخی حقائق کو مسخ کرکے آنحضرت صلعم کی ذات ستودہ صفات پر اعتراضات کئے ہیں۔ مخالفینِ اسلام کا یہ طرزِ عمل کوئی انوکھی بات نہیں۔ حق و صداقت کے مقابل پر باطل پرستوں کی ہمیشہ یہی کوشش اور سعی رہی ہے کہ متلاشیانِ حق کو غلط فہمی میں مبتلا کیا جائے۔ اور ابھی تک اُن کا یہ مذموم طرزِ عمل جاری ہے۔ اور مخالفینِ اسلام کا اس قسم کا لٹریچر شائع شدہ موجود ہے۔

کیا آج ہندوستان میں ایسے غیر مُسلم ریسرچ اسکالر نظر نہیں آتے جو تاریخی حقائق کو مسخ کرکے ایک طرف تو یہ ثابت کرنے کی کوشش کررہے ہیں کہ تاج محل آگرہ مغل بادشاہ شاہجہان نے نہیں بنوایا بلکہ یہ ایک راجپوت راجہ کا محل تھا۔ اور اسی طرح قطب مینار دہلی کسی مسلمان بادشاہ کا تعمیر کردہ نہیں۔ بلکہ اشوک کی لاٹ ہے۔ اور معاملہ اسی پر بس نہیں ہوتا بلکہ وہ یہ ثابت کرنے کی ناپاک کوشش کررہے ہیں کہ نعوذ باللہ مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ (بیت اللہ شریف) توحید کا مرکز نہیں بلکہ کسی دیوتا کا مندر ہے اور حجرِ اسود کو بوسہ دینا اُسی دیوتا کی یادگار ہے۔ نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات۔

یا ایک تارک الصلوۃ اپنی ریسرچ ان الفاظ میں پیش کرے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو واضح الفاظ میں نماز کی ادائیگی سے روکا ہے جیسا ارشادِ ربانی ہے "یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ" (نساء ع) کہ اے مومنو! نماز کے قریب بھی نہ جاؤ۔ مزید یہ کہ نماز پڑھنے والوں کو سخت الفاظ میں تہدید بھی فرمائی ہے "فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ" (ماعون) کہ نماز پڑھنے والوں کے لئے ہلاکت و بربادی ہے۔ تو کیا اس قابلِ نفریں ریسرچ پر کوئی مومن خوش ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں!!

ابھی چند دن قبل میں نے ایک عیسائی سیمینار میں یہ نکتہ بھی سُنا کہ قرآن مجید میں بھی "تثلیث" کی تعلیم دی گئی ہے۔ اور اس کا ثبوت قرآن کی ابتدائی آیت "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" ہے۔ کیونکہ اس میں اللہ، الرحمٰن، الرحیم کا ذکر ہے۔ اور یہ تین الفاظ ہیں۔ فرمائیے! کہ کیا آپ ایسے ریسرچ اسکالرز کی "ریسرچ" کی داد دیں گے! یا ایسے خُرافات کا ایک طومار قرار دیں گے۔ کیونکہ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ خانہ کعبہ توحید کا پہلا مرکز ہے جو عبادتِ الٰہی کے لئے بنایا گیا۔ اور قرآن مجید میں توحید کی تعلیم ہے اور تثلیث کی واضح تردید موجود ہے۔ پس کوئی مسلمان محض "ریسرچ" یا علمی تحقیق کے نام سے مرعوب ہوکر متذکرہ بالا مسخ شدہ حقائق کو صحیح تسلیم نہیں کرسکتا۔ خواہ ایسے ریسرچ اسکالر کے نام کے ساتھ دنیوی علوم کی کئی ڈگریاں بھی لگی ہوئی ہوں۔

احمدیت حقیقی اسلام ہے

پس اے بھائیو!! اسی طرح احمدیت حقیقی اِسلام کا ہی دوسرا نام ہے۔ احمدیت نہ کوئی دوسرا مذہب ہے نہ دین۔ بلکہ عین اسلام ہے۔ ہر احمدی صدقِ دل سے اسلام پر ایمان رکھتا اور شریعتِ اسلام کے مطابق عمل کرتا ہے۔ ہر احمدی کا عقیدہ اور عمل واضح اور صاف ہے۔ ہر احمدی کا ظاہر و باطن ایک ہے۔ جس مذہب اسلام کو وہ خود مانتا ہے اسی کی تبلیغ و اشاعت کرتا ہے۔ اور اسی پر وہ خود عمل پیرا ہے۔ کیا مخالفینِ احمدیت نے کبھی سنجیدگی سے غور کیا، کہ قریباً پون صدی سے وہ احمدیت کے مقابل پر نبرد آزما ہیں۔ اپنی انوکھی ریسرچ کے ساتھ ساتھ فتویٰ ہائے کُفر کی مشین گن ہاتھوں میں تھامے ہوئے جبر و تشدد سے بھی کام لیتے چلے آئے ہیں۔ مگر یہ سخت جان احمدی اس عرصہ میں ایک سے ترقی کرتے ہوئے دُنیا میں قریباً ایک کروڑ سے زائد ہوگئے ہیں۔ ان علماء و فقہاء کی نت نئی اور انوکھی ریسرچ سے نہ یہ مرعوب ہوئے نہ ہی ان کے جبر و تشدد اور قتل و خونریزی سے وہ خائف ہوئے اور دبے۔ بالآخر ان ظالم و قاتل اور نام نہاد علماء و فقہاء کو دلائل و براہین کے میدان میں عاجز آکر حکومتوں سے اپنی مدد کے لئے اپیلیں کرنا پڑیں! کیا دلائل کے میدان میں ان علماء کا یہ "اعترافِ شکست" نہیں؟ قرآن مجید اور احادیثِ نبویہ کے پیش کردہ دلائل و براہین سے عاجز آکر اب وہ سیاسی رنگ میں جبر و تشدد سے احمدیت کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ اور تحریک احمدیت کو جو خالص اسلامی اور دینی تحریک ہے، اُسے ایک سیاسی تحریک ثابت کرنے کی سعیِ لاحاصل کررہے ہیں۔ واضح حقائق کو محض لفاظی سے جُھٹلایا نہیں جاسکتا! محض عبارت آرائی سے حق کو باطل نہیں ثابت کیا جاسکتا۔ اور دلائل و براہین کو چھوڑ کر محض "تحکّم و اتھارٹی" یا "جبر و اکراہ یا ظلم و تشدد" سے کسی مردِ مومن کے عقیدہ میں تبدیلی پیدا نہیں کی جاسکتی۔ کیونکہ جس دل میں بشاشتِ ایمان داخل ہوجاتی ہے اگر اس شخص کو آگ میں اوندھا لٹکا دیا جائے تب بھی اُس دِل سے ایمان نکل نہیں سکتا۔ آخر کیا وجہ ہے کہ احمدی اتنے ابتلاؤں امتحانوں اور طوفانوں سے گزر کر بھی اپنے ایمانوں پر قائم ہیں۔ اور پھر اس ایمان کے لئے استقامت و استقلال سے مالی وجانی قُربانیاں کر رہے ہیں! اور تن من دھن سے خدمتِ دین اور اشاعت اسلام کے مقدس فریضہ کی ادائیگی میں لگے ہوئے ہیں جس سے یہ عُلماء و فقہاء بے نصیب ہیں۔ اس کی صرف اور صرف ایک ہی وجہ ہے۔ کہ ہر احمدی سچے دِل سے ایمان رکھتا ہے۔ کہ اس کا مذہب حقیقی اور زندہ اِسلام ہے۔ اس کی شریعت قرآن مجید ہے جو مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ اور ایک زندہ کتاب ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سید المرسلین اور خاتم النبیین اور زندہ نبی اور رسول ہیں۔ اور اِسلام ہی تعلق باللہ اور نجات کا ذریعہ ہے۔ اور حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانیِ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام، عاشقِ صادق۔ اس چودھویں صدی ہجری کے مجدد اور وہ موعود مہدی اور مسیح ہیں، جن کی آمد کی بشارت احادیث صحیحہ میں موجود ہے۔ اور آپ کی بعثت کی غرض صرف اور صرف خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام ہے۔ جب کوئی شخص سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہے وہ کلمۂ شہادت پڑھ کر اپنے ایمان کا اظہار کرتا ہے۔ اور اسلام کے اُصولوں اور ہدایات پر عمل کرنے کا عہد کرتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے "خاتم النّبیین" ہونے پر یقین رکھنے کا اعلان کرتا ہے۔ اور پھر وہ ساری عُمر اس عہدِ بیعت کو نبھانے کے لئے اشاعتِ اسلام کے مقدس فرائض کی ادائیگی میں دن رات کوشاں رہتا ہے۔

پس ان حقائق کی موجودگی میں اگر کوئی عالم فاضل شخص یا رابطہ یا ادارہ یا حکومت حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تحریرات کو ان کے سیاق و سباق سے علیحدہ کرکے اور منشاءِ متکلم کے خلاف ان کو اپنی طرف سے دوسرے معنے پہنا کر غلط انداز میں پیش کرکے یہ فیصلہ و اعلان کرے کہ احمدیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں یا نعوذ باللہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اُن کا مذہب اور ہے۔ اُن کا کلمہ اور ہے۔ اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر نبی ہیں۔ یا یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے۔ یا ان کا حج قادیان میں ہوتا ہے۔ وغیرہا من الخرافات، تو ہر سچا احمدی ایسی "ریسرچ" کا نام "خرافات واہیہ" ہی رکھے گا۔ اور وہ اس قسم کے تحکّم و اتھارٹی سے کبھی مرعوب نہیں ہوگا۔ کیونکہ مذہب اسلام کسی فردِ واحد کی ذاتی پراپرٹی نہیں۔ اور نہ ہی کسی حکومت کا اُس پر سیاسی اقتدار ہے۔ بلکہ یہ خدا تعالیٰ کا بھیجا ہوا دین ہے۔ جس کی دعوت کو قبول کرنے کی آزادی ہر خاص و عام کے لئے ہے۔ اور اس دعوتِ اسلام پر لبیک کہنے والے شخص کے لئے کسی عالم یا ادارہ یا حکومت کے سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ کہ وہ مسلمان ہے۔ جب ایسا شخص کلمۂ شہادت پڑھ کر اپنے داخلِ اسلام ہونے کا اقرار و اعلان کرتا ہے تو وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں مسلمان ہے۔ ایسے شخص کو اپنے "اسلام" کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی دی ہوئی ضمانت ہی کافی ہے۔

(باقی آئندہ)

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدامِ ختم المرسلیںؐ
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہِ احمدِ مختار ہیں
تم ہمیں دیتے ہو کافر کا خطاب
کیوں نہیں لوگو تمہیں خوفِ عقاب

(کلام حضرت مرزا صاحبؑ)

خطبہ جمعہ

ہمارا مالی سال ختم ہونے میں صرف ڈیڑھ ماہ باقی ہے لیکن بجٹ کو پورا کرنے کیلئے ابھی لاکھوں روپے کی ضرورت ہے

مجوزہ بجٹ سے کم ادا کرنیوالی جماعتوں کو اپنا جائزہ لیکر اور باہم مشورہ کرکے اپنا بجٹ پورا کرنیکا عزم کر لینا چاہیئے!

جماعت احمدیہ ایک زندہ جماعت ہے وہ ہمیشہ خیال رکھتی ہے کہ مجوزہ آمد سے آمد زیادہ ہو تا سلسلہ کے کاموں میں سستی نہ پیدا ہو

میں اپنے ربّ کریم سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ جماعت کا قدم پیچھے نہیں ہٹنے دیگا بلکہ آگے ہی آگے بڑھائیگا

از سیدنا حضرۃ خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۷ رتبلیغ (فروری) ۱۳۵۴ ہش بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

اس خطبہ کے اوّل مخاطب تو وہی احباب جماعت ہیں جو اس ملک کے باشندہ ہیں جہاں حضور انور نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا۔ تاہم اس میں بہت سے اُمور بھی احباب جماعت کے لئے رُوحانی بصیرت کا باعث ہیں۔ چنانچہ اسی غرض سے یہ خطبہ ذیل میں مکمل طور پر نقل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

جماعتی نظام کے مالی سال کے ساڑھے نو ماہ گذر چکے ہیں اور اڑھائی ماہ کے قریب باقی رہ گئے ہیں۔ چونکہ گذرے ہوئے مہینوں میں جماعت کی توجہ بہت سے ایسے کاموں کی طرف مبذول رہی ہے جو معمول کے مطابق نہیں تھے، اس لئے جو مالی قربانی معمول کے مطابق ہوتی ہے۔ یعنی

صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ کی ادائیگی

اس کی طرف پوری توجہ نہیں دی جا سکی۔

جماعتِ احمدیہ اللہ تعالےٰ کی قائم کردہ ایک زندہ جماعت ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر مخلص احمدی سلسلہ احمدیہ کی جو آمد ہے، اس کے متعلق بھی اور [illegible] کے متعلق بھی دلچسپی لیتا ہے۔ اور اس کے متعلق سوچتا ہے اور سلسلہ کے اموال پر نگاہ رکھتا اور ان کا محاسبہ کرتا ہے۔ اور اسے جہاں کہیں بھی کوئی خامی نظر آئے تو خلیفۂ وقت کو اس کی اطلاع بھی دیتا ہے۔

صدر انجمن احمدیہ کا بجٹ جماعت احمدیہ کے نمائندے مجلس شوریٰ میں غور کے بعد پاس کرتے ہیں۔ وہ خرچ کی مدیں قائم کرتے اور اُن کے متعلق رقمیں تجویز کرتے ہیں۔ جہاں تک خرچ کا سوال ہے وہ تو بندھ جاتا ہے۔ مثلاً نظارت اصلاح و ارشاد ہے اس میں اتنے مبلغ اور معلم کام کر رہے ہیں اور یہ ان کی تنخواہیں ہیں۔ تنخواہیں تو نہیں، گذارے کہنا چاہیئے۔ جو اُن کو دیئے جا رہے ہیں یہ خرچ نظارت کی مد میں مقرر ہو جائے گا۔ لیکن جو آمد ہے وہ مجوزہ ہوتی ہے یعنی ایک تجویز ہوتی ہے جو شوریٰ میں غور کے بعد پاس کر دی جاتی ہے۔

جماعت احمدیہ کی زندگی

کا یہ ثبوت ہے۔ اور اس کا یہ طریق رہا ہے کہ جو خرچ بندھے ہوئے ہوتے ہیں ان میں بہت سی وجوہات کی بناء پر بعض دفعہ کمی ہو جاتی ہے۔ لیکن جو مجوزہ آمد ہے۔ اور بندھی ہوئی نہیں ہے۔ بندھی ہوئی آمد کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً ایک شخص جو نوکر ہے۔ اس کی تنخواہ بندھی ہوئی ہے۔ لیکن جماعت کی آمد تجویز کردہ ہے بندھی ہوئی نہیں ہے۔ جو بندھی ہوئی چیز نہیں ہے یعنی مجوزہ آمد ہے اس کے متعلق جماعتِ احمدیہ سالہا سال سے شاید پندرہ بیس سال سے یا اس سے بھی زیادہ عرصہ سے یہ خیال رکھتی چلی آرہی ہے۔ کہ تجویز کردہ آمد سے زیادہ آمد ہو تا کام نہ رکیں اور نظام سلسلہ کو تکلیف نہ ہو۔ اور یہ سالہا سال سے ہوتا چلا آرہا ہے۔ مثلاً ۳۰ لاکھ کی مجوزہ آمد جو شوریٰ نے پاس کی اس کے مقابلہ میں ساڑھے تیس لاکھ اصل آمد ہوگئی یا مثلاً شوریٰ نے ۳۵ لاکھ کی مجوزہ آمد کا بجٹ پاس کیا اور اس کے مقابلہ میں ۳۶ لاکھ روپے کی رقم جمع ہو گئی۔ کیونکہ یہ

جماعت ایک زندہ جماعت ہے

اور چوکس رہ کر یہ دیکھتی رہتی ہے کہ جو اخراجات ہیں وہ تو بندھے ہوئے ہیں، یہ تو نہیں ہو سکتا کہ چھ ماہ کے بعد دس مبلغوں کو فارغ کر دیا جائے گا۔ یا مثلاً جب تعلیمی ادارے ہمارے پاس تھے تو سکولوں کے استادوں کو فارغ کر دیا جائے گا۔ مبلغ تو بہرحال رہیں گے۔ اسی طرح اشاعت لٹریچر ہے۔ کتب رسالے اور پمفلٹس وغیرہ چھپتے ہیں۔ ہم انہیں اپنی لحاظ کے مطابق چھاپتے ہیں، ضرورت اور مانگ کے مطابق تو نہیں چھاپتے۔ لیکن بہرحال شوریٰ اپنی لحاظ کے مطابق فیصلہ کرتی ہے کہ یہ یہ کام ہوگا۔

پس جماعت احمدیہ چونکہ ایک زندہ جماعت ہے، اس لئے یہ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھتی ہے کہ جو بندھے ہوئے اخراجات ہیں اور جو کم نہیں ہو سکتے، اُن کو پورا کرنے کے لئے جو مجوزہ آمد ہے اس سے زیادہ آمد ہو تاکہ کسی وقت بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کاموں میں سستی نہ پیدا ہو اور کام کو نقصان نہ پہنچے۔ لیکن جس سال میں سے ہم گذر رہے یا اس کا جو حصّہ گذر چکا ہے۔ اور جو قریباً ساڑھے نو ماہ پر مشتمل ہے۔ اسی کا بڑا حصّہ غیر معمولی حالات میں سے گذرا۔ اور غیر معمولی اخراجات کا باعث بنا۔ جہاں تک نظام سلسلہ کے غیر معمولی حالات کا سوال تھا۔ اس کے لئے کوئی تحریک نہیں کی گئی جماعت سے چندے نہیں لئے گئے۔ اللہ تعالےٰ نے فضل کیا غیر معمولی حالات مہیا ہوتے چلے گئے۔ جہاں تک احباب کے لٹے ہوئے سرمائے کی ذمہ داری کا تعلق ہے۔ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں وہ نہ جماعت لیتی ہے۔ اور نہ اسے لینی چاہیئے

اللہ تعالےٰ کے خزانے بھرے ہوئے ہیں

پہلے بھی کئی دفعہ ایسا ہوا ہے کہ جماعت کے ایک حصّہ کا سرمایہ لٹ گیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس کے لئے پہلے سے زیادہ سرمائے کے سامان پیدا کر دیئے بعض دفعہ وقتی طور پر جو ضرورتیں پیدا ہوتی ہیں اُن کے لئے اللہ تعالےٰ نے یہ سامان پیدا کیا ہے کہ دیر ہوئی کئی سال گذر گئے ہیں۔ میں نے یہ اعلان کیا تھا (اُمید ہے جماعتیں اس طرف توجہ کرتی ہوں گی) کہ کوئی احمدی رات کو بھوکا نہ سوئے۔ چنانچہ روزمرہ کی جو ضرورتیں ہیں اللہ تعالےٰ نے اُن کے پورا کرنے کا جماعت کے ذریعہ سے سامان پیدا کیا ہے۔ سامان تو اسی نے پہنچائے ہیں۔ ہم تو گھر سے کچھ نہ لائے نہ میں اور نہ آپ۔ غرض غیر معمولی حالات میں کوئی ایسا جس کے لئے کوئی اپیل نہیں کی گئی۔ اللہ تعالےٰ نے جماعت کے ذریعہ بھی سامان پیدا کر دیئے۔ لیکن جماعت کے علاوہ افراد کو بھی تو خرچ کرنے پڑے۔ افراد کے بھی اور بعض خاندانوں کے بھی غیر معمولی اخراجات ہوگئے۔ اور اس کی طرف احباب جماعت کو توجہ دینی پڑی اور جو معمولی ذمہ داریاں تھیں معمولی اس معنے میں نہیں جس میں عام طور پر کہا جاتا ہے بلکہ معمول کے مطابق جو ذمہ داریاں تھیں، اُن سے لوگ

دوسری طرف پھیرنی پڑی اس لئے قربانیوں کی اس عظیم جدوجہد کے سلسلہ میں اس وقت مجھے کچھ فرق نظر آرہا ہے لیکن میں اپنے رب کریم سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ جماعت کا قدم پیچھے نہیں ہٹنے دے گا۔ اور نہ ایک جگہ کھڑا رہنے دے گا۔ بلکہ آگے ہی آگے بڑھائے گا۔ اللہ تعالےٰ کی توفیق سے یہ ممکن ہے۔ ہم تو اس کے عاجز بندے ہیں

بعض چیزیں جن کی طرف اس سلسلہ میں احباب جماعت کو توجہ دلانا ضروری ہے وہ بدلے ہوئے اقتصادی حالات سے تعلق رکھتی ہے۔ جماعت کے جو افراد مالی قربانیاں دیتے ہیں، وہ مختلف قسموں میں بٹے ہوئے ہیں۔ پہلی قسم ملازمت پیشہ احباب کی ہے جن کی آمدنیاں بندھی ہوئی ہیں۔ دوسری قسم تجارت پیشہ احباب کی ہے جن کی آمدنی کا انحصار تجارت میں نفع پر ہوتا ہے۔ نفع زیادہ بھی ہوتا ہے معمول کے مطابق بھی۔ اور بعض دفعہ گھاٹے کا امکان بھی ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالےٰ فضل کرتا ہے ہر سال بحیثیت مجموعی جماعت کے مالوں میں ہمیں بہت برکت نظر آتی ہے اور تجارتی احباب پہلے سے بڑھ چڑھ کر مالی قربانیوں میں حصّہ لیتے ہیں۔ ان کی آمد میں بھی فرق پڑا ہے۔ پہلے آہستہ آہستہ پڑ رہا تھا۔ لیکن اس سال قیمتیں بڑھ جانے کی وجہ سے

بہت نمایاں فرق

پڑا ہے۔ قیمتیں بڑھ جانے کا ایک نتیجہ تو یہ ہے کہ جن لوگوں کی بندھی ہوئی آمدنیاں ہوتی ہیں، اُن کو تکلیف ہوتی ہے مثلاً ایک شخص ملازم ہے۔ اس کے گھر میں پانچ چھ افراد کھانے والے ہیں۔ تین سو روپے اس کی تنخواہ ہے۔ گندم سترہ روپے من بکتی ہے۔ وہ نئے سال میں داخل ہوتا ہے تو گندم کی قیمت بڑھ کر پچیس روپے من ہو جاتی ہے۔ بازار میں اسے عملاً (مختلف جگہوں کے متعلق مختلف رپورٹیں ہیں) کہیں پینتیس روپے من ملتی ہے۔ کہیں چالیس روپے من، کہیں پینتالیس روپے اور کہیں پچاس روپے من تک بک رہی ہے۔ چنانچہ قیمتوں میں اس زیادتی کا تکلیف دہ اثر ملازمت پیشہ احباب پر پڑتا ہے۔ لیکن اس تبدیلی سے جو افراطِ زر کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اور بعض اور وجوہات بھی ہوتی ہیں، تجارت پیشہ احباب کی آمدنیاں بڑھ جاتی ہیں۔ ایسے احباب زیادہ تر شہروں میں ہوتے ہیں۔ بہت سے شہر ہیں جہاں کی جماعتیں بڑی مالی قربانیاں دینے والی ہیں۔ مثلاً کراچی ہے۔ کراچی کی جماعت بحیثیتِ مجموعی بڑی قربانی دیتی ہے۔ وہاں زیادہ تر تجارت پیشہ احباب ہیں اور بہت سے ملازم بھی ہیں۔ ملازمین کی تو بندھی ہوئی تنخواہ ہوتی ہے، جماعت کی مجلس شوریٰ نے جو فیصلہ کیا ہوتا ہے اس کے مطابق سولہواں حصّہ ادا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی بعض دوسرے چندے ہوتے ہیں۔ غرض کراچی شہر کی جماعت بڑی قربانی دے رہی ہے۔ لاہور ایک لمبا عرصہ غفلت میں رہنے کے بعد اب اُبھر آیا ہے۔ الحمدللہ۔ لاہور کی جماعت اب اپنے بجٹ کو پورا کر رہی ہے۔ اسی طرح سرگودھا اور لائلپور کی جماعتیں ہیں گو یہ کراچی اور لاہور کی طرح بڑی بڑی جماعتیں تو نہیں مگر یہ بھی

بڑی قربانی دینے والی جماعتیں

ہیں۔ میں سرگودھا اور لائلپور شہر کی بات کر رہا ہوں کیونکہ شہروں میں زیادہ تر تجارت پیشہ احباب ہوتے ہیں لیکن بعض شہر ایسے بھی ہیں جو سستی دکھا رہے ہیں۔ پتہ نہیں کیوں؟ کچھ پتہ تو ہمیں بھی ہے اور وہ یہ کہ ان کے عہدیدار سست ہوتے ہیں۔ مثلاً لائلپور ہے، یہاں کی جماعت کو مالی لحاظ سے بڑی تکلیف اُٹھانی پڑی۔ لیکن جہاں تک مجھے علم ہے، اُن کی آمد کے بجٹ پر کوئی اثر نہیں پڑا اور یہ بڑی ہمّت کی بات ہے کہ اتنی بڑی مظلوم قربانیاں دینے کے بعد اور اس قسم کی مظلومانہ زندگی گذارتے ہوئے بھی انہوں نے اپنے آپ کو مالی قربانی کے معیار سے گرنے نہیں دیا۔ اس کے مقابلہ میں سیالکوٹ شہر کی جماعت ہے۔ شاید فسادات کے دنوں میں تھوڑی سی قربانی ان کو بھی دینی پڑی ہو اور تھوڑا سا ظلم ان کو بھی سہنا پڑا ہو۔ لیکن لائلپور کے مقابلہ میں بہت کم۔ اس کے باوجود میں حیران ہو گیا جب مجھے یہ رپورٹ ملی کہ ابھی تک انہوں نے اپنے بجٹ کا صرف بارہ یا پندرہ فی صد اللہ کی راہ میں پیش کیا ہے۔ اس قسم کے بعض اور قصبے بھی ہوں گے اُن کو اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے۔ انہیں باہمی مشورے کرنے چاہئیں۔ اپنے اپنے حصّہ کا بجٹ پورا کرنے کا عزم کرنا چاہیئے

ان کو اپنی ہمتوں کو بلند کرنے کے فیصلے کرنے چاہئیں۔ ان کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہونا چاہیئے کہ وہ بھی اللہ تعالےٰ کے فضلوں کو اسی طرح حاصل کریں گے۔ جس طرح لائلپور یا سرگودھا والے دوست حاصل کر رہے ہیں۔

چندہ دہندگان کی تیسری قسم زراعت پیشہ احباب کی ہے۔ ویسے اگر تفصیل میں جائیں تو اور بھی بعض چھوٹی چھوٹی قسمیں بن جائیں گی۔ لیکن چندہ دینے والوں کی موٹی موٹی تین قسمیں ہیں ایک ملازمت پیشہ احباب ہیں جن کا میں نے ذکر کر دیا ہے دوسرے تجارت پیشہ احباب ہیں۔ اس میں صنعت و حرفت بھی آجاتی ہے۔ کیونکہ یہ بھی تجارتی اصول کے ساتھ بندھی ہوئی ہے۔ تیسری قسم زمیندار احباب کی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے

ہماری زمیندارہ جماعتیں زیادہ ہیں

جہاں ملازمت پیشہ آدمی کو پندرہ روپے من سے پچیس روپے من گندم ہو جانے تو تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے۔ وہاں زراعت پیشہ آدمی یعنی زمیندار کو فائدہ پہنچا ہے۔ ویسے یہ بھی ٹھیک ہے کہ زمیندار کے کچھ اخراجات بڑھ جاتے ہیں۔ لیکن اتنے نہیں بڑھتے جتنا کہ قیمت کے لحاظ سے اس کو فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ اگر ہمارے ملک میں بڑی دیانت داری ہو۔ اور کسی کو اپنے حقوق کے حصول میں ناجائز رقمیں خرچ نہ کرنی پڑیں تو آمد کے لحاظ سے فرق ہوتا ہے۔ مجموعی حیثیت سے تو فرق بہرحال زیادہ ہے۔ اب اگلی فصل کیلئے ستائیس روپے من گندم کا اعلان کیا گیا تھا۔ مگر اس وقت گو ہر جگہ تو نہیں لیکن بہت سی جگہوں پر گندم سینتیس روپے سے زیادہ قیمت پر بکنے لگ گئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آئندہ جماعت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے ہمیں زمیندارہ جماعتوں کو مستعد بنانا پڑے گا۔ اور انہیں یہ احساس دلانا پڑے گا کہ وہ زمیندارہ آمد سے اللہ کے سلسلہ کی ضرورتوں کو پورا کریں جو یکدم بڑھ گئی ہیں۔

ہمارے صدر انجمن احمدیہ کے جو کارکن ہیں۔ واقفِ زندگی ہیں یا نیم واقف ہیں۔ اُن کو گزارے مل رہے ہیں۔ جو لوگ وقف نہیں کرتے اُن پر مجھے حیرت آتی ہے کہ تم گزارہ لیتے ہو واقفین جتنے مگر وقف کرنے سے گریز کرتے ہو۔ بہرحال کارکنان کو گزارے ملتے ہیں مگر اب گندم کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ کپڑے کی قیمت بڑھ گئی۔ گھی کی قیمت بڑھ گئی۔ دودھ کی قیمت بڑھ گئی۔ لکڑی کی قیمت بڑھ گئی۔ علیٰ ہذا القیاس چیزوں کی قیمت اتنی بڑھ گئی کہ گویا آسمان پر پہنچ گئی۔ جس سے کارکنان کو بڑی تنگی اُٹھانی پڑی حکومت نے اپنے کارندوں وغیرہ کے لئے پچاس روپے ماہوار الاونس کے حساب سے چھ سو روپے سالانہ کا اضافہ کر دیا۔ اگر پچاس روپے من گندم ہو تو بارہ من گندم بنتی ہے۔ جماعت نے اپنے کارکنان کے لئے اس الاونس کی بجائے

ایک چوتھائی گندم کی رعایت

دے رکھی ہے۔ گندم کی ضرورت کا ۱/۴ حصّہ سلسلہ کی طرف سے دیا جاتا ہے اور باقی ۳/۴ کے لئے قرض دیا جاتا ہے۔ اس سے اُن کو کافی مدد مل جاتی تھی۔ لیکن میرے سامنے اب جو حالات رکھے جا رہے ہیں اُن کے پیشِ نظر میں سمجھتا ہوں کہ ہم اپنے کارکنان کو ایک چوتھائی دے کر اُن کی جو کم سے کم ضرورتیں ہیں وہ پوری نہیں کر سکتے۔ شاید ہمیں نصف گندم مفت دینی پڑے اس طرح ایک کارکن کو پچاس روپے اضافہ الاونس کی نسبت اس کی گندم کی ضرورت کی ایک چوتھائی یا نصف رعایت کا اصول زیادہ معقول نظر آتا ہے۔ اس لئے کہ اگر پچاس روپے کا اضافہ کیا جائے تو ایک کارکن جس کی ابھی شادی نہیں ہوئی اور وہ اکیلا ہے تو قانون کہتا ہے کہ اسے بھی ہم پچاس روپے ماہوار کے حساب سے چھ سو روپے سالانہ دیں گے اور ایک ایسا کارکن جس کے پاس لواحقین ہیں گویا دس پیٹ اس کی کمائی سے بھرتے ہیں، یا بھرنے چاہئیں اس کو بھی چھ سو روپے سالانہ دیں گے۔ قانون کے متعلق لوگ کہتے ہیں وہ تو اندھا ہوتا ہے لیکن خدا کے سلسلے تو اندھے نہیں ہوتے۔ دس افراد کے خاندان کا مطلب یہ ہے کہ اس کو فی کس آدھ سیر روزانہ کے حساب سے سالانہ پینتالیس من گندم کی ضرورت ہوتی ہے۔ اکیلے آدمی کو ساڑھے چار

من کی ضرورت پڑتی ہے۔ پینتالیس من میں سے ہم اپنے کارکن کو ۲۲/۱ من رعایت دیتے ہیں اور اگر اگلے سال کے لئے نصف کر دیں تو یہ رعایت ۲۲ من بن جاتی ہے۔ اور یہ

چھ سو روپے سالانہ کی امداد

کی نسبت بہت مناسب اور فائدہ مند ہے۔ کیونکہ اس رعایت کے ذریعہ اسے ۲ ہزار سے زائد کی گندم بن جائے گی۔ ۲۷ روپے من کا حساب رکھا جائے تب بھی اسے بہت فائدہ ہے۔

پس ایک تو جتنی جس کی ضرورت ہے، اس اصول کے مطابق مدد دی جاتی ہے۔ اور دوسرا اصول یہ ہے کہ ایک قانون بنا دیا جائے اور اس کے مطابق رعایت دی جایا کرے۔ کارکنان کو گندم کی رعایت تو ایک حقہ بن گیا ہے۔ اس کے علاوہ موسم سرما کی امداد ہے۔ کیونکہ گرمیوں کی نسبت موسم سرما زیادہ خرچ کرواتا ہے، گرم کپڑے بنوانے پر زیادہ خرچ ہو جاتا ہے۔ اس لئے کارکنان کو زائد رقمیں بھی دی جاتی ہیں۔ پس اس لحاظ سے خرچ اگلے مالی سال میں بہت بڑھ جائیں گے ہو سکتا ہے کہ سائر والے حصہ کو چھوڑ کر صرف تنخواہوں والے حصہ میں ۲۲/۱ کی بجائے نصف گندم دے کر مہنگائی کی وجہ سے ۴-۵ لاکھ روپے زائد خرچ کرنے پڑیں لیکن عام معمول کے مطابق ہر سال جو بجٹ بڑھتا ہے۔ وہ سات آٹھ لاکھ روپے نہیں ہوتا۔ بلکہ لاکھ ڈیڑھ لاکھ روپے کی بڑھوتی ہوتی ہے۔ لیکن آئندہ سال کو مہنگائی کی وجہ سے سال رواں کے بجٹ کے مقابلہ میں ممکن ہے چار پانچ لاکھ روپے زائد صرف کارکنان کو دینے پڑیں گے۔ اور یہ خرچ ضروری ہے۔ اس کو ہم دو طریق سے پورا کر سکتے ہیں ایک یہ کہ جماعت پہلے سے زیادہ مالی قربانیاں دے اور دوسرے یہ کہ ہم اپنے کارکنان کی تعداد پہلے سے کم کر دیں۔ ویسے ایک حصہ ایسا ہے جسے کم کیا بھی جا سکتا ہے۔ مثلاً بہت سے دوست جو پنشن کی عمر کو پہنچ چکے ہوئے ہیں وہ کام کر رہے ہیں۔ اگر کارکنان کی تعداد کم کرنی پڑے تو پہلے ان کو کم کرنا پڑے گا۔ پنشن پانے کی عمر والے اکثر دوست ایسے ہوتے ہیں جن کے بچے نوکر ہو جاتے ہیں اور کمانے لگ جاتے ہیں۔ اُن کے گھر کے اخراجات کم ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اُن کے بچے اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔

غرض بدلے ہوئے حالات میں افراطِ زر کی وجہ سے سال رواں پر بہرحال اثر پڑا۔ اس کے علاوہ جو ہنگامی حالات تھے، اُن کا بھی سال رواں کے چندوں پر اثر پڑا۔ تاہم جماعت کا جو یہ اصول تھا۔ کہ جو روزمرّہ کی ضرورتیں ہیں وہ جماعت پوری کرے گی اس کی تو خدا تعالیٰ نے توفیق دی اور ہنگامی حالات میں ضرورتیں پوری ہوئیں۔ چنانچہ جیسا کہ میں بتا چکا ہوں لکھو کھہا روپے ان ضروریات پر خرچ کرنے پڑے اور اس کے لئے چندہ کی کوئی اپیل بھی نہیں کی گئی۔ جو مہنگائی کا اثر پڑ سکتا تھا۔ وہ اتنا نہیں پڑا جتنا باہر پڑ سکتا تھا۔ کیونکہ نظام سلسلہ اپنے کارکنان کو بعض سہولتیں دیتا ہے۔ مثلاً گندم ہے۔ کارکنان کی ضروریات کی ایک چوتھائی تو ویسے ہی مفت دی جاتی ہے۔ اور تین چوتھائی کے لئے

قرض دیا جاتا ہے

جو دوست گندم کے لئے قرض لیتے ہیں اور کہیں اور خرچ کر دیتے ہیں وہ تکلیف اُٹھاتے ہیں۔ اُن کو ہم وعظ و نصیحت بھی کرتے ہیں۔ اور ڈانٹ ڈپٹ بھی ہوتی ہے مگر پھر بھی کچھ لوگ اس نصیحت سے فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ میں ایسے لوگوں سے کہوں گا کہ وہ اپنے آپ پر رحم کرتے ہوئے آئندہ گندم کی امداد کو گندم کی شکل میں رکھیں۔ جس آدمی کے گھر میں سال بھر کی گندم ہوتی ہے وہ بھوکا نہیں مرتا۔ اور ویسے بھی جو مرکز ہے اس میں رہنے والوں کو بڑا شکر گزار بندہ بن کر رہنا چاہیئے۔

غیر ممالک سے ہمارے جو دوست جلسہ سالانہ پر یہاں آئے ہوئے تھے۔ ان میں سے بعض ہندوستان بھی گئے۔ واپسی پر وہ کہنے لگے کہ ہندوستان میں قادیان کے درویشوں میں جتنی بشاشت ہمیں نظر آئی اتنی کہیں بھی نظر نہیں آئی اس

اطمینان اور بشاشت کی وجہ

یہ ہے کہ ان کی ضرورتوں کا اس طرح خیال رکھا جاتا ہے کہ صرف آنکھیں بند کر کے یا اندھے قانون کے نتیجہ میں نہیں، بلکہ ان کی جو ضرورتیں ہوتی ہیں وہ پوری کی جاتی ہیں اور ضرورتوں کے مطابق اُن سے سلوک کیا جاتا ہے۔ اسی طرح انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہاں پاکستان میں ربوہ جتنا مسکراتا شہر اور کہیں نظر نہیں آیا۔ شک ہے ہمیشہ مسکراتے رہنے کا ہی نے آپ کو کہا بھی ہوا ہے۔ اس لئے ہر وقت مسکرایا کرو۔ ہم تو اللہ کے بندے ہیں۔ جو شخص اللہ کا بندہ ہوتا ہے۔ وہ مسکرائے گا نہیں تو اور کیا کرے گا۔ جو شخص واقعہ میں خدا تعالیٰ کی ذات و صفات کا عرفان رکھتا ہے اور جس کو خدا تعالیٰ کا پیار حاصل ہے، اس کو تو خوشی ہی خوشی حاصل ہے وہ منہ نہیں بسورے گا۔ اور نہ تیوریاں چڑھائے گا۔ کیونکہ اس کی زندگی خدا کے لئے ہے۔

پس جیسا کہ میں نے کہا ہے۔ سال رواں کے مالی بجٹ ختم ہونے میں صرف اڑھائی ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ بجٹ پورا کرنے کے لئے سوا سترہ لاکھ کی مزید رقم آنی چاہیئے۔ اس میں سے پانچ چھ لاکھ روپیہ تو آخری دس دنوں میں آجاتا ہے یہ عام طور پر

جماعت کا قاعدہ اور طریق

چلا آرہا ہے۔ مالی سال ۱۰ر مئی کو بند کیا جاتا ہے کیونکہ اپریل کی تنخواہیں اور دیگر آمدنیاں یکم ۲-۳ مئی کو ہوتی ہیں اس لئے ہم ہر سال چند دنوں کی گنجائش رکھتے ہیں چنانچہ مئی کے شروع میں پانچ چھ لاکھ روپیہ آجاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یکم مئی سے پہلے پہلے گیارہ بارہ لاکھ کی جو کمی اس وقت نظر آرہی ہے، وہ پوری ہونی چاہیئے۔ اگر احباب جماعت اپنے ربّ کریم پر بھروسہ رکھیں گے۔ تو وہ یاد رکھیں خدا اُن کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ انہیں اس قربانی کی بھی توفیق دے گا۔ ایک جذبہ اور ایک بشاشت کے ساتھ مالی قربانی دینے کا سوال ہے۔ وہ ہر احمدی کو دینی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔ خدا کرے ہمارا قدم ہمیشہ آگے ہی آگے بڑھنے والا ہو۔ کسی جگہ ٹھہرنے والا نہ ہو۔ جیسے اس کی رحمتیں پہلے نازل ہوتی رہی ہیں ویسے ہی اب بھی نازل ہوں آمین۔"

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے سلسلہ میں

نفلی عبادت اور ذکر الٰہی کا پانچ نکاتی پروگرام

1. جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک یعنی ۱۸۰ سے کچھ زائد مہینوں تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھیں جس کے لئے ہر محلہ، قصبہ یا شہر میں مہینہ کے آخری ہفتہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔
2. دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نماز عشاء کے بعد سے لے کر نماز فجر سے پہلے تک، یا نماز ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔
3. کم از کم سات مرتبہ روزانہ سورہ فاتحہ کی دُعا پڑھی جائے اور اس پر غور و فکر کیا جائے۔
4. تسبیح[1] و تحمید درود شریف اور استغفار ۳۳-۳۳ بار روزانہ پڑھے جائیں
5. مندرجہ ذیل دُعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں۔

(۱) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ؛

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ؛

[1] تسبیح و تحمید: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

درود شریف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ

(ایڈیٹر بدر)

محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی وفات پر

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا تعزیتی ریزولیشن

رپورٹ ناظر اعلیٰ کہ محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب ابن سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ۳ مارچ کو پاکستان میں وفات پاگئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم صاحبزادہ صاحب کئی لحاظ سے ہمارے لئے واجب الاحترام تھے وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے فرزند اور جماعت کے موجودہ محبوب امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے برادر اصغر تھے یوں تو اس مقدس خاندان کا ہر فرد ساری جماعت کے لئے بہت ہی قابل احترام و محبت ہے لیکن مرحوم صاحبزادہ صاحب کے ساتھ ہم اہل قادیان کا یہ تعلق بھی تھا کہ وہ درویشی دور کے ابتدائی ایام میں کچھ عرصہ تک خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نمائندہ کے طور پر مقیم رہے اور ناظر دعوۃ وتبلیغ و ناظر تعلیم کی حیثیت سے خدمات بجالاتے رہے۔ یہ ایک جماعتی صدمہ ہے۔ اور اس لحاظ سے یہ صدمہ اور بھی بھاری ہے کہ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی عمر پانے والی نرینہ اولاد میں سے صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب کی وفات پہلا حادثہ فاجعہ ہے۔ صاحبزادہ صاحب مرحوم علم دوست کم گو اور خاموش طبع بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی روح کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

پیش ہوکر فیصلہ ہوا کہ رپورٹ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ منظور ہے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ممبران اس عظیم صدمہ پر مغموم و محزون ہیں اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام قابل احترام افراد خاص طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور مرحوم صاحبزادہ صاحب کے تمام بھائیوں اور ہمشیرگان اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا اور حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ اور خاندان مولانا عبدالباقی صاحب مرحوم سے اظہار افسوس و ہمدردی کرتے ہیں۔

اس ریزولیشن کی نقول ان سب کی خدمت میں نیز اخبار الفضل اور بدر اور الفرقان اور انصار اللہ کو بھجوائی جائیں۔

"قادیانی فوٹو اسٹوڈیو"

برادرم محمد نامر صاحب نے راٹھ میں مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۷۰ء جمعۃ المبارک کو فوٹو گرافی کی دوکان کھولی ہے۔ افتتاح کے موقع پر مختصر دعائیہ تقریب ہوئی جس میں مقامی دوست شامل ہوئے۔ درویشانِ کرام اور دیگر احباب جماعت سے بھی کاروبار کے بابرکت ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ اس دوکان کا نام "قادیانی فوٹو اسٹوڈیو" رکھا گیا ہے۔

خاکسار: محمد سعید انور۔ مودھا آئل ڈیلر قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱)۔ خاکسار امسال ایم اے کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے احباب جماعت سے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: ماسٹر محمود احمد خان بی اے بی ایڈ شوپیاں

(۲)۔ مکرم محمد سعید صاحب لکھنوی فتحپور یوپی سے اپنے کاروبار میں نمایاں ترقی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔
ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

(۳)۔ مکرم عبدالغنی صاحب ساکن بلگام (کرناٹک) بعارضہ دمہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ جملہ احباب جماعت سے موصوف کی کامل و عاجل صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ موصوف نے ۵/- روپے اعانت بدر میں اور ۵/- روپے درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں۔
خاکسار: حکیم محمد دین قادیان

(۴)۔ برادرم غلام نعیم الدین صاحب گلبرگہ کاروبار کی ترقی کے لئے جملہ احباب جماعت و درویشانِ کرام سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ موصوف نے ۱۵/- روپے درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ محمد انعام غوری قادیان

اذکروا موتاکم بالخیر

جناب سیٹھ محمد صدیق صاحب چنیوٹی آف کلکتہ مرحوم کا ذکرِ خیر

[illegible] مرزینا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری

انسان پر اللہ تعالیٰ کے عظیم فضلوں میں سے ایک فضل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے رزقِ حلال میں فراوانی عطا فرمائے اور اس مال کو راہِ حق میں صرف کرنے کے لئے انشراحِ قلب بھی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے افراد کو یہ سعادت بخشی ہے کہ وہ مقدور بھر اللہ کی راہ میں اپنے مال کو خرچ کرتے ہیں۔ آمدنی کم ہو یا زیادہ، ہر مخلص احمدی انفاق فی سبیل اللہ کے فریضہ کو ادا کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے ارکان میں سے صاحب ثروت انسانوں کو عام طور پر خرچ کرنے کی توفیق عطا فرما رکھی ہے ہر دور میں ایسے مالدار لوگ جماعت کے لئے باعث فخر رہے ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ماتحت اپنی ذہانت، محنت اور تجربہ سے کثیر مال جمع کرتے ہیں اور اسے جماعتی کاموں میں اور اشاعتِ دین کے لئے بے دریغ خرچ کرتے ہیں۔

گزشتہ دنوں محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب آف کلکتہ (متوطن چنیوٹ) کا انتقال ہوگیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بھی ان مخلص احمدیوں میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مال کی فراوانی سے نوازا تھا، اور پھر انہیں دین کی خاطر بنی نوع انسان کے فائدے کے لئے اس مال کو خرچ کرنے کی سعادت بھی بخشتا ہے۔

سیٹھ صاحب مرحوم طبعاً سخی واقع ہوئے تھے۔ تاجروں میں ایسی طبیعت والے بزرگ کبریت احمر کے حکم میں ہوتے ہیں۔ مزید برآں سیٹھ صاحب مرحوم نمود و نمائش سے بھی بہت دور تھے۔ انہوں نے بہت سے خیراتی کاموں میں روپیہ خرچ کیا اور ہمیشہ یہ خواہش رکھی کہ اس کا عام چرچا نہ ہو۔ ہاں یہ ضرور چاہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ خرچ مقبول ہو جائے۔ بعض اہم مساجد وغیرہ کی تعمیر میں غیر معمولی حصہ لینے کی سعادت بھی انہیں حاصل ہوئی۔ اور غرباء پروری کے سلسلہ میں بھی مختلف مقامات پر ان کے زندہ آثار موجود ہیں۔ مگر ایسا کبھی نہیں ہوا کہ انہوں نے اپنی اس نیکی کو کبر و غرور یا دوسروں پر احسان جتانے کا موجب بنایا ہو۔ ان کی زندگی کا یہ پہلو بہت قابلِ رشک رہا ہے وہ کافی عرصہ تک جماعت احمدیہ کلکتہ کے رکن رکین رہے۔ بعض دفعہ افرادِ جماعت بلکہ سگے بھائیوں میں بھی اختلافِ خیال ہو جاتا ہے لیکن مومنوں کا طریق یہ ہے کہ جب حق کھل جائے اور جماعتی طور پر کوئی فیصلہ ہو جائے تو اسے بلاچون وچرا اور بشاشت کے ساتھ قبول کرلیا جائے میرے اپنے علم و تجربہ کی حد تک محترم جناب سیٹھ صاحب مرحوم اس وصف میں بھی بہت آگے تھے ان کے حالات دیکھ سن کر ہمیشہ ان کے لئے دل سے دعا نکلتی رہی ہے۔ سلسلہ اور اس کے نظام کے ساتھ انہیں والہانہ تعلق تھا۔ اور اس بارے میں انہیں کسی قربانی سے دریغ نہ ہوتا تھا۔ خلیفۂ وقت ایدہ اللہ بنصرہ سے انہیں عشق تھا۔ سلسلہ کے علماء و مبلغین کے لئے ان کے دل میں احترام و محبت کے جذبات تھے۔ مجھے قادیان کی زندگی سے ان سے تعارف تھا۔ پاکستان بننے کے بعد بھی متعدد مرتبہ قادیان جانے کا موقعہ ملتا رہا ہے۔ وہاں پر مساجد، بہشتی مقبرہ، مدرسہ اور بعض دیگر عمارتوں کی تعمیر میں بھی سیٹھ صاحب مرحوم کی مالی خدمات نمایاں تھیں۔ انہیں دیکھ کر جزاہ اللہ خیر الجزاء کی دعا بے اختیار نکلتی تھی۔

ایک عرصہ سے ذیابطیس سے بیمار تھے۔ علاج کے سلسلہ میں بڑے تجربوں سے گزرے تھے۔ مجھے جب یہ تکلیف شروع ہوئی تو انہوں نے مجھے بعض نسخے اور بعض دوائیں بھی بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین۔

سیٹھ صاحب مرحوم کراچی میں فوت ہوئے۔ ان کے صاحبزادہ شریف احمد صاحب اور دیگر اعزہ ان کا جنازہ ربوہ لائے۔ آپ موصی تھے اس لئے آپ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کی اجازت سے ان کی تدفین قطعۂ مبشرین میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کی اہلیہ محترمہ اور سب بچوں اور عزیزوں کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

قسط اوّل

دانشور کون ہے؟

جناب عامر عثمانی مدیر "تجلی" دیوبند کی دانشوری کا جائزہ!

از مکرم مولینا شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

احمدیت کی مخالفت اور عامر عثمانی مدیر "تجلی"

خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے تحریک احمدیت پر اب تک ۸۶ برس گزر چکے ہیں اور یہ خدائی جماعت باوجود علماء وفقہاء کی تکذیب وتکفیر کے، دنیا میں پھیل چکی ہے اور اب اس کو ایک بین الاقوامی حیثیت حاصل ہے۔ اور ہر علم وفن اور طبقہ و سوسائٹی اور ملک وقوم اس روحانی و دینی جماعت میں شامل ہیں۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اس چھوٹی سی جماعت کو دنیا میں خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کا جو زرّیں موقعہ مل رہا ہے۔ اس سے نام نہاد مدعیانِ اسلام محروم ہیں۔ اور یہی محرومی ان کو احمدیت کی [illegible] پر آمادہ کرتی ہے۔ کیونکہ اگر ان مکذب ومکفر علماء کو خدمتِ اسلام کے کسی تعمیری کام کرنے کی توفیق وسعادت نہیں مل سکی۔ تو کم از کم خادمانِ اسلام کی تکفیر کر کے "مجاہدینِ اسلام" کا خطاب تو حاصل کر سکیں۔ بقول علامہ شبلی مرحوم سے

کرتے ہیں شب و روز مسلمانوں کی تکفیر
بیٹھے ہوئے کچھ ہم بھی تو بے کار نہیں۔

اور اب احمدیت کی مخالفت میں "میدانِ تکفیر" میں جناب عامر عثمانی صاحب مدیر تجلی دیوبند نے نیا نیا قدم رکھا ہے اور آج کل وہ اپنے مضامین وتحریرات میں احمدیت کے خلاف پہلے مکذبین ومکفرین کے "پس خوردہ" کو پیش کر کے خوب جوش وخروش کا اظہار کر رہے ہیں اور جو صاحبِ علم وفضل احمدیوں کی تکفیر کے مسئلہ میں ان سے متفق نہیں ان کو طنزاً "کم فہم یا ضرورت سے زیادہ روشن خیال" قرار دیا ہے (ملاحظہ ہو تجلی ماہ فروری ۱۹۷۵ء صفحہ ۳۶)

مگر ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے امید ہے کہ جس طرح احمدیت کے پہلے اور عامر عثمانی کے پیشرو مخالفین اپنے ناپاک عزائم میں ناکام ونامراد رہے۔ یہی انجام مدیر تجلی کا ہوگا۔ انشاء اللہ۔ کیونکہ چودھویں صدی ہجری ختم ہونے میں صرف چند سال باقی ہیں یہ صدی بھی گزر جائے گی۔ اور ان کے مزعومہ مہدی اور مسیح نہیں آئیں گے۔ اور نہ ہی ان کو خدمتِ اسلام کے کسی تعمیری کام کی توفیق ملے گی۔ صرف لفاظی اور حسرت ویاس ان کے حصہ میں باقی رہ جائے گی۔ لیکن اس کے برعکس خدائی تائید ونصرت سے جماعتِ احمدیہ بفضلہ تعالیٰ اپنی منزل یعنی غلبۂ اسلام کی طرف رواں دواں رہے گی۔ اور ابتلاؤں۔ فتنوں۔ مصائب اور مخالفت کے باوجود اپنے مقصد میں کامیاب ہوگی۔ وباللہ التوفیق۔

ماہنامہ "تجلی" کے تین شمارے

اس وقت ماہنامہ تجلی دیوبند کے تین شمارے بابت ماہ دسمبر ۱۹۷۴ء۔ ماہ جنوری ۱۹۷۵ء اور ماہ فروری ۱۹۷۵ء ہمارے سامنے ہیں۔ ان شماروں میں جناب عامر عثمانی صاحب نے جماعت احمدیہ کے خلاف صرف "گرما گرم گفتگو" کر کے اپنے آپ کو "دانشور" ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کیونکہ بقول ان کے

"دانشور اور صاحبِ علم وہ ہے جو کسی موضوع پر گرما گرم گفتگو سے پہلے اس موضوع کے تمام پہلوؤں کا کم سے کم اتنا مطالعہ تو کر ہی لے کہ ضروری گوشوں سے واقف ہو سکے"
(تجلی ماہ دسمبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۶)

مگر ہمیں افسوس سے تحریر کرنا پڑتا ہے کہ مدیر تجلی احمدیت کے ضروری گوشوں سے واقف نہیں۔ کیونکہ ان کے مطالعہ کی بنیاد مخالفینِ احمدیت کا لٹریچر ہے۔ جیساکہ ان کی تحریرات سے ظاہر ہے۔

مدیر تجلی کا ناپاک اتہام

مدیر تجلی نے اپنی "دانشوری" کا اظہار جماعت احمدیہ کے خلاف [illegible] بے بنیاد الزام اور ناپاک اتہام کے ذریعہ کیا ہے کہ

(الف) "قادیانی گروہ نہ صرف ختم نبوت کا منکر ہے بلکہ قرآن میں صریح تحریف کرتا ہے۔ آیات کے الفاظ گھٹاتا بڑھاتا ہے۔"
(تجلی ماہ جنوری ۱۹۷۵ء صفحہ ۲۳)

(ب) "قادیانی علم کلام کی جو باتیں انہیں بظاہر عالمانہ اور محققانہ نظر آرہی ہیں وہ فی الحقیقت جاہلانہ اور فریب کارانہ ہیں۔"
(تجلی ماہ فروری ۱۹۷۵ء صفحہ ۳۶)

حالانکہ اس امر کا بار بار اظہار واعلان کیا جا چکا ہے کہ جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے "ختمِ نبوت" کی قائل ہے اور صدقِ دل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو "خاتم النبیین" یقین کرتی ہے۔ اور قرآن مجید پر بسم اللہ کی باء سے والناس کی سین تک ایمان رکھتی ہے۔ اور قرآن مجید کے الفاظ میں کمی وبیشی تو دور کی بات ہے اس کے ایک شعشہ کی کمی وبیشی بھی نہیں کرتی۔ یہ تحریف کا الزام بھی سراسر بے بنیاد ہے۔ مگر مخالفین احمدیت واضح حقائق کو نظر انداز کر کے وہی "مرغ کی ایک ٹانگ" والی رٹ لگائے ہوئے ہیں۔ کیا اسی کا نام دانشوری۔ تحقیق اور ریسرچ ہے۔ بلکہ بقول مدیر تجلی

"محض دہراتے رہنے سے کوئی مفروضہ حقیقت نہیں بن سکتا۔"
(تجلی ماہ فروری ۱۹۷۵ء صفحہ ۶۳)

مدیر تجلی کی طرف سے قرآن مجید میں لفظی ومعنوی تحریف

انصاف پسند قارئین! لیجئے احمدیوں پر تحریفِ قرآن کا الزام لگانے والے مدیر تجلی خود قرآن مجید کی لفظی اور معنوی تحریف کے مرتکب ہوئے ہیں۔ جس کا ثبوت حسب ذیل ہے۔

پہلا ثبوت:—

مدیر تجلی نے ماہ فروری ۱۹۷۵ء کے شمارہ کے صفحہ ۳۷ پر سورۂ نساء کی جو قرآنی آیت نقل کی ہے وہ یوں مرقوم ہے۔

"ومن یطع اللہ ورسولہ"

حالانکہ قرآن مجید کو کھول کر دیکھ لیجئے۔ وہاں یہ الفاظ ہیں:—

"ومن یطع اللہ والرسول"
(سورۂ نساء ع ۹)

مدیر تجلی نے قرآنی لفظ "الرسول" کو بدل کر اس کی جگہ "رسولہ" کر دیا ہے۔ کیا یہ تحریفِ قرآنی نہیں؟ آپ تحریفِ قرآنی کا الزام تو احمدیوں پر لگا رہے تھے۔ مگر عملاً آپ خود تحریفِ قرآنی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ کیا وہ اپنی الزام تراشی کے عملی جواب پر اظہار ندامت کریں گے۔ دیدہ باید!!

دوسرا ثبوت:—

مدیر تجلی رقمطراز ہیں:—

(الف) "قرآن میں بتایا گیا۔ کہ حضرت عیسیٰ نہ قتل ہوئے۔ نہ سولی دئیے گئے۔ بلکہ انہیں زندہ آسمان پر اٹھا لیا گیا" قادیانی حضرات اس کے منکر ہیں۔ وہ کہتے ہیں حضرت عیسیٰ اسی طرح انتقال فرما چکے جس طرح دوسرے انسان انتقال کرتے ہیں۔" (تجلی ماہ دسمبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۱۶)

(ب) "حضرت عیسیٰ کو جس وقت اللہ نے نبوت دی تھی۔ اس وقت انہوں نے بھی یہی فریضہ ادا کیا تھا پھر اللہ نے اپنی قدرت سے انہیں زندہ آسمان پر اٹھا لیا اور دنیا میں ان کے کارِ نبوت کا اختتام ہو گیا"
(تجلی ماہ جنوری ۱۹۷۵ء صفحہ ۸)

اب اے قارئین کرام! آپ سارے قرآن مجید کو اوّل سے آخر تک پڑھ جائیں۔ بار بار پڑھیں۔ مگر آپ کو کہیں بھی یہ الفاظ نظر نہ آئیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔

اب مدیر تجلی نے بڑی جسارت سے کر قرآن مجید میں لفظی ومعنوی تحریف کا ارتکاب کیا ہے۔ کیونکہ قرآن مجید میں تو کسی جگہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے "زندہ آسمان" پر اٹھائے جانے کا ذکر نہیں۔ مگر مدیر تجلی نے محض احمدیت کی مخالفت میں اپنے مزعومہ عقیدہ کو ثابت کرنے کے لئے ازراہِ تحکم قرآن مجید کی طرف یہ الفاظ منسوب کر دئیے کہ "حضرت عیسیٰ نہ قتل ہوئے نہ سولی دئیے گئے۔ بلکہ انہیں زندہ آسمان پر اٹھا لیا گیا۔" یہ حصہ تو صحیح ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ قتل کئے گئے اور نہ ہی سولی پر مارے گئے کیونکہ یہ امر قرآن مجید میں مذکور ہے۔ مگر اگلا حصہ کہ "انہیں زندہ آسمان پر اٹھا لیا گیا" قرآن مجید میں کہیں مذکور نہیں یہ مدیر تجلی نے اپنی طرف سے اضافہ قرآن کر دیا ہے۔ کیا اس سے بھی بڑھ کر تحریفِ قرآن کی کوئی مثال مل سکتی ہے؟

امید ہے مدیر تجلی اور سنجیدہ قارئین کرام اس بارہ میں انصاف سے غور وفکر کریں گے۔ اگر ہم ان ہی کے الفاظ میں یہ کہیں کہ مدیر تجلی "قرآن میں صریح تحریف کرتا ہے۔ آیات کے الفاظ گھٹاتا بڑھاتا ہے۔" تو شاید ان کو یہ امر ناگوار ہوگا!!

مسئلہ حیات و وفات حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی اہمیت

جماعت احمدیہ اور دیگر فرقہ ہائے اسلامیہ کے اختلاف عقائد میں سے ایک اہم اور بنیادی مسئلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات و وفات کا مسئلہ ہے اور یہ مسئلہ اتنا اہم اور ضروری ہے کہ صرف اسی مسئلہ کے تصفیہ کے نتیجہ میں احمدیت کا صدق و کذب ظاہر ہو جاتا ہے چنانچہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی جماعت احمدیہ خود فرماتے ہیں :-

(الف) "یاد رہے کہ ہمارے اور ہمارے مخالفین کے صدق و کذب آزمانے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات و حیات ہے۔ اگر حضرت عیسیٰ درحقیقت زندہ ہیں تو ہمارے سب دعوے جھوٹے اور سب دلائل ہیچ ہیں۔ اور اگر وہ درحقیقت قرآن کے رو سے فوت شدہ ہیں تو ہمارے مخالف باطل پر ہیں۔ اب قرآن درمیان میں ہے۔ اس کو سوچو۔"
(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۴۶ حاشیہ)

(ب) "حضرت مرزا صاحب علیہ السلام دہلی کے مولانا سید نذیر حسین صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-
"میں اس وقت اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں کہ اگر حضرت مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب حیات حضرت مسیح علیہ السلام کی آیات صریحۃ الدلالت اور قطعیۃ الدلالت اور احادیث صحیحہ مرفوعہ متصلہ سے ثابت کر دیں تو میں دوسرے دعویٰ مسیح موعود ہونے سے خود دست بردار ہو جاؤں گا۔ اور مولوی صاحب کے سامنے توبہ کروں گا۔ بلکہ اس مضمون کی تمام کتابیں جلا دوں گا"
(تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۵۷)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے مسئلہ وفات حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کو قرآن مجید اور احادیث نبویہ کے دلائل و براہین سے مرصع کر کے پیش فرمایا۔ اور ثابت کر دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دیگر انبیاء کرام کی طرح وفات پا چکے ہیں اس جسم خاکی کے ساتھ وہ نہ زندہ آسمان پر گئے اور نہ ہی وہاں زندہ ہیں اور نہ ہی وہ بجسدہ العنصری دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔ ہاں جس موعود مسیح کے اس امت میں آنے کی احادیث صحیحہ میں خبر دی گئی ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مثیل ہو گا۔ اور وہی مہدی معہود ہو گا۔ کیونکہ حدیث ابن ماجہ "لا المھدی الا عیسیٰ ابن مریم" کی رو سے اس امت میں ظاہر ہونے والی شخصیت صرف ایک ہے نہ کہ دو۔ وہی مہدی ہو گا اور وہی عیسیٰ ہو گا۔ نیز وہ موعود امت محمدیہ کا ہی فرد ہو گا۔ نہ کہ کسی دوسری امت کا فرد۔ چنانچہ غیر متعصب علماء و فضلاء نے جب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے پیش کردہ دلائل کا جائزہ لیا تو وہ بھی اس امر کے قائل ہو گئے کہ واقعی حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ وہ نہ اس جسم خاکی سے زندہ آسمان پر گئے اور نہ ہی دوبارہ اس دنیا میں واپس آئیں گے۔

علماء و فقہاء وفات مسیح ناصریؑ کے قائل ہو گئے!

(۱) چنانچہ شیخ الازہر مفتی مصر شیخ الاسلام علامہ محمود شلتوت نے مسئلہ حیات و ممات کے تمام گوشوں کا جائزہ لیتے ہوئے ایک مبسوط فتویٰ دیا جس کے آخر میں وہ رقمطراز ہیں :-

"اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ :-
اوّل۔ "قرآن کریم میں نیز سنت نبویہ مقدسہ میں کوئی ایسی سند موجود نہیں۔ جس پر اس عقیدہ کو اطمینان قلب سے مبنی سمجھا جا سکے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جسم سمیت آسمان پر اٹھائے گئے تھے اور اب تک وہاں زندہ ہیں اور وہاں سے آخری زمانہ میں زمین پر اتریں گے۔
دوم۔ اس بارہ میں قرآن کریم کی آیات سے صرف اتنا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ سے وعدہ فرمایا تھا کہ وہ انہیں وقت مقررہ پر وفات دے گا۔ اور اس کا اپنی طرف رفع کرے گا۔ اور کافروں سے اُسے محفوظ رکھے گا اور یہ وعدہ پورا ہو گیا ہے۔ حضرت مسیح کے دشمن اُسے مقتول و مصلوب نہیں بنا سکے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مدت پوری کر کے انہیں وفات دے دی۔ اور اپنی طرف رفع فرمایا۔
سوم۔ پس جو شخص مسیحؑ کے جسم سمیت آسمانوں پر اٹھائے جانے اور وہاں زندہ ہونے اور آخری زمانہ میں آسمان سے اترنے کا انکار کرتا ہے وہ کسی ایسی چیز کا انکار نہیں کرتا جو دلیل قطعی سے ثابت ہو۔ لہٰذا وہ ایمان و اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔ اس پر ارتداد کا حکم لگانا ہرگز درست نہیں۔ بلکہ وہ مسلمان اور مومن ہے۔ جب وہ فوت ہو تو مومنوں کی طرح اس کا جنازہ پڑھا جانا چاہیئے۔ اور مسلمانوں کے قبرستان میں اُسے دفن کیا جانا چاہیئے۔ عند اللہ اس کے ایمان میں کوئی شبہ نہیں۔ واللہ بعبادہ خبیر بصیر۔"
(کتاب الفتاویٰ مطبوعہ ازہر دسمبر ۱۹۵۹ء)

(۲) ان سے پہلے شیخ الازہر الاستاذ المراغی مرحوم بھی اپنی "تفسیر المراغی" میں آیت قرآنی یا عیسیٰ انی متوفیک و رافعک الیّ کی تفسیر میں بیان فرما چکے ہیں کہ :-
"آیت سے واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح کو وفات دے کر پھر رفع فرمایا ہے اور وفات کے بعد رفع سے یہی مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے درجات بلند ہوئے۔ جیسا کہ حضرت ادریسؑ کے متعلق آیت ورفعناہ مکاناً علیاً میں مراد ہے۔"
(ترجمہ از کتاب الفتاویٰ مطبوعہ مصر صفحہ ۵۲ و تفسیر المراغی الجزء الثالث صفحہ ۱۶۵)

(۳) مولانا ابو الکلام آزاد مرحوم سے جب ایک غیر احمدی نے مسئلہ حیات و ممات مسیحؑ کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے جواباً تحریر فرمایا کہ :-
"وفات مسیحؑ کا ذکر خود قرآن میں موجود ہے۔" (ملفوظات آزاد)

(۴) خواجہ حسن نظامی دہلوی مرحوم نے اسی مسئلہ کے بارہ میں تحریر فرمایا کہ :-
"بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ جو تھے آسمان پر زندہ موجود ہیں قرآن مجید سے یہ تو ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کو قتل نہیں کیا گیا اور نہ صلیب دی گئی۔ مگر یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے اور اب تک زندہ موجود ہیں۔ بلکہ قرآن مجید میں یہ ہے کہ اے عیسیٰ ہم تم کو وفات دیں گے پھر اپنے پاس تمہارا درجہ بلند کریں گے یا اپنے پاس اٹھا لیں گے۔ مگر پہلے وفات کا لفظ ہے جس کے معنی مرنے کے ہیں۔"
(رسالہ منادی دہلی ۸ ستمبر ۱۹۳۶ء صفحہ ۱۶)

(۵) ڈاکٹر سر محمد اقبال، جن کو مدیر تجلی بھی دانشور سمجھتے ہیں۔ اور جن کے خیالات پر ان کو اتنا یقین و اعتماد ہے کہ وہ وعدہ کرتے ہیں کہ "ڈاکٹر اقبال کے خیالات بھی نقل کئے جائیں گے۔" (تجلی ماہ جنوری ۱۹۷۵ء صفحہ ۸) اور ان کے کچھ اقوال کو نقل بھی کیا ہے۔ جو احمدیت کی معاندت و مخالفت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اب آئیے ہم اسی مسئلہ حیات و وفات مسیح ناصری علیہ السلام کے بارہ میں ڈاکٹر سر محمد اقبال کے خیالات رکھتے ہیں۔ علامہ اقبال نے احمدیت کی مخالفت کرتے ہوئے بھی اعتراف کیا ہے کہ "جہاں تک میں نے اس تحریک کے منشاء کو سمجھا ہے۔ احمدیوں کا یہ اعتقاد ہے کہ مسیحؑ کی موت ایک عام فانی انسان کی موت تھی۔ اور رجعت مسیح گویا ایسے شخص کی آمد ہے جو روحانی حیثیت سے اس کا مشابہ ہے۔ اس خیال سے اس تحریک پر ایک طرح کا عقلی رنگ چڑھ جاتا ہے۔" (رسالہ علامہ اقبال کا پیغام ملت اسلامیہ کے نام صفحہ ۲۲، ۲۳)

(۶) مولانا مودودی صاحب جن کے علم و فضل کے بارہ میں مدیر تجلی رقمطراز ہیں کہ "مولانا مودودی کو تجلی میں شائع شدہ نظم میں مجدد اور محدث اور فقیہ العصر کہا گیا ہے تو یہ کوئی گناہ کی بات نہیں" (تجلی ماہ فروری ۱۹۷۵ء صفحہ ۲۷) آیت قرآنی "بل رفعہ اللہ الیہ" کی تفسیر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ :-
(الف) "عیسیٰ ایک پیغمبر ہیں جن کے رفع جسمانی اور رفع الی السماء کی تصریح سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہی قرآنی روح کے مطابق ہے"
(تفہیم القرآن جلد اوّل)

(ب) نیز اس بارہ میں لکھتے ہیں کہ :-
"قرآن نہ اس کی تصریح کرتا ہے کہ اللہ ان کو جسم و روح کے ساتھ کرۂ زمین سے اٹھا کر آسمانوں پر کہیں لے گیا ہے اور نہ یہی صاف کہتا ہے کہ انہوں نے زمین پر طبعی موت پائی۔ اور صرف ان کی روح اٹھائی گئی۔"
(تفہیم القرآن جلد اوّل)

دانشور کون ہے؟

مسئلہ حیات و ممات مسیح ناصری علیہ السلام کے بارہ میں متعدد علماء و فضلاء کی آراء میں سے ہم نے مذکورہ بالا صرف چھ

(باقی صفحہ ۱۱ پر ملاحظہ کیجئے)

نتیجہ امتحان ناصرات الاحمدیہ بھارت ۱۹۷۴ء!

(معیارِ اوّل۔ دوم۔ سوم)

۱۹۷۴ء میں ناصرات الاحمدیہ کے تینوں گروپس کا عمر کے مطابق اور نصاب کے مطابق دینی امتحان لیا گیا تھا۔ جسکا نتیجہ درج ذیل ہے۔ چونکہ قادیان کی ناصرات کا دینی نصاب زیادہ تھا۔ اس لئے ان کی پوزیشن بھی علیحدہ نکالی گئی ہے۔ اور بیرون ناصرات کا آپس میں مقابلہ رکھا ہے۔ **معیارِ اوّل** کی قادیان کی کل ۲۳ لڑکیاں امتحان میں شامل ہوئیں اور سب خدا تعالیٰ کے فضل سے پاس ہوئیں۔ بیرون ناصرات کی کل ملا ناصرات میں سے ۳۱ لڑکیوں نے امتحان دیا اور ۲۹ پاس ہوئیں۔ **معیار دوم** میں قادیان کی ۵۶ لڑکیاں امتحان میں شامل ہوئیں جن میں سے ۵۳ کامیاب ہوئیں۔ دیگر بیرون ناصرات کی کل ۴۷ لڑکیاں امتحان میں شامل ہوئیں اور ۴۲ پاس ہوئیں۔ **معیار سوم** کی ہر ناصرات کا مقامی طور پر صدر لجنہ اماء اللہ نے خود زبانی امتحان لیا اس لئے ہر ناصرات کی اوّل، دوم، سوم کی علیحدہ پوزیشن ہے۔ آپس میں مقابلہ نہیں رکھا گیا۔ معیار سوم میں کل ۹۸ بچیاں امتحان میں شامل ہوئیں اور ۹۷ پاس ہوئیں۔

معیار اوّل اور دوم میں اوّل دوم سوم اور چہارم پوزیشن حاصل کرنے والی بچیوں کے نام کے ساتھ ان کی پوزیشن لکھدی گئی ہے۔ اسی طرح معیار سوم کی ہر ناصرات کی اوّل۔ دوم۔ سوم پوزیشن لکھدی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے لئے یہ کامیابی مبارک کرے اور آئندہ اس سے بڑھ کر دینی امتحانوں میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ انعامات اور اسناد انشاء اللہ جلد بھجوائے جائیں گے۔ ۱۹۷۵ء کا نصاب ہر ناصرات کو بھجوا دیا گیا ہے۔ نگران ناصرات اپنی ناصرات کی تعداد عمر کے لحاظ سے جلد بھجوائیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

نتیجہ معیار اوّل

ناصرات الاحمدیہ قادیان

نمبر شمار	نام ناصرات	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ منصورہ بیگم تبسّم	۷۶/۱۰۰
۲	" فردوس بیگم سوم	۹۳
۳	" نصرت سلطانہ اوّل	۹۹
۴	" امۃ القدیر	۸۴
۵	" امۃ الرشید	۸۷
۶	" امۃ الکبیر	۹۰
۷	" محمودہ شوکت دوم	۹۴
۸	" طلعت بُشریٰ	۵۷
۹	" امۃ المجید نصرت دوم	۹۴
۱۰	" امۃ القدوس	۸۱
۱۱	" امۃ العزیز	۸۴
۱۲	" مبارکہ شاہین	۸۸
۱۳	" امۃ الجلیل	۸۶
۱۴	" امۃ المؤمن	۷۷
۱۵	" مبارکہ طیبہ	۵۱
۱۶	" راشدہ منصورہ	۶۴
۱۷	" رفعت ہاشمی	۵۱
۱۸	" طاہرہ صدیقہ	۸۷
۱۹	" ساجدہ شاہین	۵۲
۲۰	" بُشریٰ پروین	۶۳
۲۱	" امۃ الکریم کوثر	۸۰
۲۲	" عقیلہ عفت	۸۴
۲۳	" رفعت سلطانہ	۹۱

ناصرات الاحمدیہ حیدرآباد

نمبر شمار	نام ناصرات	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ امۃ الحی تحسین	۵۱
۲	" نعیمہ بیگم	۵۵
۳	" ذکیہ سلطانہ	۵۱
۴	عزیزہ سلیمہ صادقہ	۷۰
۵	" صبیحہ بیگم	۹۶
۶	" سیدہ نور پیکر	۷۳
۷	" امۃ النعیم	۸۳

ناصرات الاحمدیہ چنتہ کنٹہ

نمبر شمار	نام ناصرات	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ نزہت پروین	۵۷
۲	" شاہدہ بیگم	۷۴
۳	" امۃ البشریٰ سوم	۸۷
۴	" صفیہ بیگم دوم	۹۲

ناصرات الاحمدیہ شیموگہ

نمبر شمار	نام ناصرات	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ عزیزہ بیگم	۷۷
۲	" امۃ المجید	۸۱
۳	" سید فضل النساء	۷۷

ناصرات الاحمدیہ امروہہ

نمبر شمار	نام ناصرات	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ ذاکرہ بیگم	۴۶
۲	" نسیم اختر	۴۲
۳	" قمر جہاں	۵۳

ناصرات الاحمدیہ کٹک

نمبر شمار	نام ناصرات	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ ذکیہ پروین چہارم	۸۲
۲	" امۃ الرحیم	۸۰
۳	" شمع راشدہ	۶۳
۴	" امۃ الرفیق اوّل	۹۸
۵	" بُشریٰ بیگم	۵۷
۶	" جان جہاں بیگم	۴۹
۷	" رحمت بیگم	۴۲

ناصرات الاحمدیہ رانچی

نمبر شمار	نام ناصرات	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ اقبال احمد	۴۵

ناصرات الاحمدیہ تالبرکوٹ

نمبر شمار	نام ناصرات	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ سلامت بی بی	۴۳
۲	" رشیدہ بیگم	۷۹
۳	" مریم بی بی	۵۴
۴	" نعیمہ بیگم	۷۶

نتیجہ معیار دوم

ناصرات الاحمدیہ قادیان

نمبر شمار	نام ناصرات	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ منصورہ بیگم	۶۷
۲	" امۃ الباسط	۸۱
۳	" ناصرہ پروین	۷۷
۴	" شمیم اختر	۷۰
۵	" امۃ القدوس	۶۸
۶	" امۃ الرؤف دوم	۹۳
۷	" شمیم اختر گیانی اوّل	۹۶
۸	" نعیمہ بُشریٰ	۷۹
۹	" سلیمہ شہناز	۴۹
۱۰	" امۃ الکریم	۸۶
۱۱	" ناصرہ بیگم حافظ آبادی	۸۳
۱۲	" منصورہ عصمت	۵۴
۱۳	" مجیدہ نصرت	۶۰
۱۴	" امۃ الشکور چہارم	۸۷
۱۵	" نعیم النساء	۸۱
۱۶	" نزہت طیبہ	۶۲
۱۷	" فرحت جہاں چہارم	۸۷
۱۸	" شمیم اختر بنت منظور احمد صاحب سوم	۹۲
۱۹	" بُشریٰ صادقہ	۳۳
۲۰	" امۃ الوحید بُشریٰ	۷۰
۲۱	" نادرہ نسرین	۷۶
۲۲	" امۃ النصیر	۵۱
۲۳	عزیزہ امۃ الہادی	۸۳
۲۴	" امۃ الرشید چہارم	۸۷
۲۵	" عائشہ بیگم	۶۷
۲۶	" امۃ المجید	۷۰
۲۷	" شاہینہ نازنین	۷۰
۲۸	" محمودہ پروین	۶۰
۲۹	" ناصرہ بیگم احمد حسین صاحب	۶۸
۳۰	" منیرہ خاتون	۶۲
۳۱	" ناصرہ بیگم ظہور احمد صاحب	۶۵
۳۲	" شوکت النساء	۴۲
۳۳	" زینت النساء	۵۸
۳۴	" امۃ القدیر شاکرہ	۴۵
۳۵	" زینب نسرین	۵۷
۳۶	" امۃ النصیر اختر	۹۵
۳۷	" امۃ الحفیظ	۴۱
۳۸	" امۃ المجید گجراتی	۵۲
۳۹	" طاہرہ مبارکہ جمیلہ	۶۲
۴۰	" ذکیہ بیگم	۳۳
۴۱	" امۃ الحفیظ	۵۳
۴۲	" نعیمہ سلطانہ	۳۶
۴۳	" امۃ الحی	۶۹
۴۴	" عارفہ سلطانہ	۶۸
۴۵	" امۃ الوہاب	۳۳
۴۶	" قمر النساء	۷۶
۴۷	" مریم صدیقہ چیمہ چہارم	۸۷
۴۸	" امۃ الشکور	۷۶
۴۹	" بُشریٰ ربانی	۷۴
۵۰	" فریدہ عفت	۵۸
۵۱	" راشدہ رحمٰن	۴۶
۵۲	" ریحانہ متین	۶۱
۵۳	" حلیمہ بیگم	۷۸

ناصرات الاحمدیہ کیرنگ

نمبر شمار	نام ناصرات	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ امۃ الودود	۶۰
۲	" مطہرہ بیگم	۵۶
۳	" امۃ العزیز	۵۱
۴	" امۃ الشکور	۴۴
۵	" مبارکہ بیگم	۴۳
۶	" امۃ القیوم	۴۹
۷	" صفیہ بیگم	۴۱
۸	" نشہرا بیگم	۴۳
۹	" راحتہ بیگم	۴۱
۱۰	" عذرا بی بی	۳۴
۱۱	" حنیفہ بیگم	۴۶
۱۲	" نفیسہ بیگم	۳۴
۱۳	" امۃ الحفیظ	۴۵
۱۴	" امۃ الریحان	۳۳
۱۵	" رقیہ بانو	۴۲

ناصرات الاحمدیہ حیدرآباد

نمبر شمار	نام ناصرات	نمبر حاصل کردہ
۱	عزیزہ امۃ القیوم	۴۸

۲ عزیزہ عالیہ بیگم ۴۳
۳ 〃 فہمیدہ بانو ۶۱
۴ 〃 رفیعہ بیگم ۳۸
۵ 〃 عظمت پروین ۵۹

چندہ کنٹہ

۱ عزیزہ زکیہ پروین سوم ۸۴
۲ 〃 نصرت جہاں بیگم ۵۰
۳ 〃 بشریٰ بیگم بنت محی الدین صاحب ۷۰
۴ 〃 بشریٰ بیگم ۴۰

شموگہ

۱ عزیزہ بدر النساء ۷۲
۲ 〃 گلنار بیگم ۴۶
۳ 〃 بشریٰ بیگم ۶۶
۴ 〃 مسرت جہاں بیگم ۶۴

رانچی

۱ عزیزہ درخشاں احمد ۴۶

تالبر کوٹ

۱ عزیزہ باسیدہ بیگم ۶۵
۲ 〃 امۃ الشکور ۸۱

سکندر آباد

۱ عزیزہ عطیہ سلطانہ ۷۱
۲ 〃 رضیہ محمود دوم ۸۵
۳ 〃 امۃ المتین ۴۳
۴ 〃 نزہت کریم علی ۵۴
۵ 〃 امۃ الحفیظ ۵۱
۶ عزیزم جی ایم فاروق ۸۱

بنگلور

۱ عزیزہ عابدہ بیگم ۴۱
۲ 〃 نسرین بیگم ۳۷

شاہجہانپور

۱ عزیزم محمد زاہد قریشی ۷۰
۲ عزیزہ عابدہ انجم اوّل ۹۳

مدراس

۱ نام درج نہیں ہے ۶۶

نتیجہ معیار سوم

ناصرات الاحمدیہ قادیان کل نمبر ۵۰
(معیار سوم الف)

۱ عزیزہ شوکت منورہ ۴۶ ½
۲ 〃 طلعت بشریٰ ۴۷
۳ 〃 امۃ الباری ۴۷
۴ 〃 طاہرہ شوکت اوّل ۵۰
۵ عزیزہ امۃ الہادی ۴۶
۶ 〃 رضیہ بیگم پونچھی اوّل ۵۰
۷ 〃 امۃ النصیر بشریٰ ۴۶
۸ 〃 راشدہ پروین عارف ۴۲
۹ 〃 امۃ الباسط ۳۱ ½
۱۰ 〃 سلمیٰ مبارکہ ۴۶
۱۱ 〃 سلمیٰ صدیقہ ۲۸ ½
۱۲ 〃 مبارکہ طیبہ سوم ۴۸
۱۳ 〃 بشریٰ نصرت ۳۶ ½
۱۴ 〃 بشریٰ رقیہ ۳۹ ½
۱۵ 〃 امۃ الودود روحی ۳۷ ½
۱۶ 〃 امۃ النصیر حبیبہ ۴۳
۱۷ 〃 صادقہ بیگم ۳۵
۱۸ 〃 امۃ الباسط بشریٰ ۴۳ ½
۱۹ 〃 منیرہ صادقہ ۳۹ ½
۲۰ 〃 راشدہ سلطانہ ۴۴
۲۱ 〃 طلعت شاہین اوّل ۵۰
۲۲ 〃 امۃ المنان اوّل ۵۰
۲۳ 〃 فریدہ بیگم پونچھی دوم ۴۹
۲۴ 〃 مبارکہ بیگم ۴۶
۲۵ 〃 سعیدہ بیگم ۴۵
۲۶ 〃 آنسہ خاتون ۴۳
۲۷ 〃 بشریٰ صادقہ سوم ۴۸
۲۸ 〃 ملکہ منزہ ۴۷
۲۹ 〃 نور النساء ۴۲
۳۰ 〃 تسنیم النساء ۴۶
۳۱ 〃 زبیدہ خانم ۴۵
۳۲ 〃 جمیلہ بیگم ۳۲ ½
۳۳ 〃 جہاں آراء ۳۴ ½

معیار سوم ب

۱ عزیزہ امۃ الوحید سوم ۴۴
۲ 〃 مظفر نسیمہ سوم ۴۴
۳ 〃 طاہرہ صدیقہ ۳۸
۴ 〃 عزیزہ مبارکہ دوم ۴۵
۵ 〃 سعیدہ بیگم پونچھی اوّل ۴۶
۶ 〃 امۃ الشکور ۳۱
۷ 〃 راشدہ پروین ۴۳
۸ 〃 امۃ الحیٰ ۳۶ ½
۹ 〃 مظفر محسنہ ۴۰
۱۰ 〃 طاہرہ بشریٰ ۳۰ ½
۱۱ 〃 فریدہ بیگم ۳۹ ½
۱۲ 〃 امۃ النجیب ۴۳
۱۳ 〃 فہمیدہ مبارکہ ۴۳
۱۴ 〃 امۃ الحکیم ۳۲
۱۵ 〃 امۃ المتین رضوانہ ۲۵ ½

چنتہ کنٹہ

۱ عزیزہ امۃ الحکیم ۳۳
۲ 〃 امۃ المتین ۳۳
۳ 〃 نعیمہ بیگم ۲۹
۴ عزیزہ صفیہ بیگم اوّل ۴۷
۵ 〃 نصرت بیگم دوم ۴۲
۶ 〃 بشریٰ بیگم ۳۴
۷ 〃 شوکت بیگم سوم ۳۹
۸ 〃 نکہت بیگم ۲۷
۹ 〃 عشرت بیگم ۲۴

شموگہ

۱ عزیزہ نجمہ بیگم ۲۱
۲ 〃 فضل النساء ۲۱
۳ 〃 خدیجۃ الکبریٰ ۲۰
۴ 〃 امۃ العلیم ۲۰
۵ 〃 ذرینہ بیگم ۲۰
۶ 〃 منصورہ بیگم ۱۸
۷ 〃 یاسمین بیگم اوّل ۳۲
۸ 〃 امۃ النصیر ۱۷
۹ 〃 یاسمین سلطانہ ۱۹
۱۰ 〃 امۃ النصیر دوم ۳۱
۱۱ 〃 قمر النساء سوم ۲۸
۱۲ 〃 ملیکہ بیگم ۲۱
۱۳ 〃 حسینہ بیگم ۲۶

امروہہ

۱ عزیزہ شاہدہ خاتون دوم ۴۳
۲ عزیزم محمد مسلم ۲۹
۳ 〃 انیس احمد سوم ۳۴
۴ عزیزہ نسرین بانو ۲۰
۵ عزیزم افسر احمد ۲۰
۶ عزیزہ بدر جہاں بیگم اوّل ۴۴

رانچی

۱ عزیزہ فوزیہ مسرت اوّل ۴۳

تالبر کوٹ

۱ عزیزہ وسیمہ بی بی اوّل ۲۵
۲ 〃 صابرہ بیگم دوم ۱۸
۳ 〃 زکیہ بیگم سوم ۱۷

سکندر آباد

۱ عزیزہ عظمت بیگم دوم ۳۲
۲ 〃 عطیہ محمود سوم ۲۴
۳ 〃 نصرت الدین اوّل ۴۷

بنگلور

۱ عزیزہ رابعہ بصری اوّل ۴۷
۲ 〃 طاہرہ دوم ۴۱

شاہجہانپور

۱ عزیزہ ثمینہ انجم اوّل ۵۰

مدراس

۱ عزیزہ وحیدہ عمر اوّل ۳۸
۲ 〃 رشیدہ عمر دوم ۳۳

حیدر آباد

۱ عزیزہ مبشرہ پروین فضل اوّل ۴۸ ½
۲ 〃 طیبہ صدیقہ دوم ۴۵ ½
۳ 〃 امۃ البصیر انصاری سوم ۴۵
۴ 〃 امۃ النصیر انصاری ۴۴ ½
۵ 〃 قیصر طیبہ ۳۷ ½
۶ 〃 نفیسہ بیگم ۲۲
۷ 〃 سیدہ قدسیہ گوہر ۲۵
۸ 〃 نسیمہ بیگم ۲۸
۹ 〃 فوزیہ بیگم ۲۹ ½

لازمی چندہ جات کی فرضیت

یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ چندۂ عام اور جلسہ سالانہ جماعتی طور پر لازمی اور ضروری چندے ہیں اور سب سے مقدّم ہیں. کیونکہ ان کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رکھی ہے. اور ان میں باقاعدگی کے لئے حضورؑ تاکید کرتے ہوئے یہاں تک فرماتے رہیں :۔

"جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے گا. اس کا نام سلسلۂ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا. اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہ رہ سکے گا۔"

گویا تین ماہ تک چندہ نہ دینے والے کے متعلق حضورؑ کا اس قدر سخت انذار ہے کہ وہ سلسلۂ بیعت سے کٹ جاتا ہے چہ جائیکہ جو اس سے زیادہ کئی ماہ یا کئی سال سے چندہ کا تارک یا بقایا دار ہو۔ ایسا شخص اپنے تاریک انجام کے متعلق خود غور کر سکتا ہے۔ ظاہر طور پر اگر کوئی شخص جماعت سے خارج نہ بھی ہو لیکن خدا تعالیٰ کے حضور اس کوتاہی کی پاداش میں اس کا نام سلسلۂ بیعت سے کٹ جائے تو یہ امر اس کے لئے ارشاد خداوندی خسر الدنیا والآخرۃ کے مطابق سخت نقصان اور خسران کا موجب ہے۔ الغرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو لازمی چندوں کی فرضیت اور اہمیت سے جماعت کو آگاہ فرمایا ہے اس کے پیش نظر احباب کرام اور عہدیداران جماعت کا فرض ہے کہ اس کے مطابق ان چندوں کی ادائیگی اور فراہمی کے لئے پوری تن دہی اور کوشش سے کام لیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

دانشور کون ہے؟ بقیہ صفحہ (۸)

صاحب علم و فضل اصحاب کی آراء کا ذکر کیا ہے جن میں سے چار نے تو واضح طور پر وفاتِ مسیح ناصری کا اقرار کیا ہے۔ پانچویں علامہ اقبال نے اس بارہ میں احمدیوں کے عقیدہ کی معقولیت کا اعتراف کیا ہے۔ اب رہ گئے "مدیر تجلی" کے مجدد، محدث اور فقیہ العصر مولانا مودودی تو انہوں نے صاف اقرار کیا ہے کہ:-

"قرآن نہ اس کی تصریح کرتا ہے کہ اللہ اُن کو جسم و رُوح کے ساتھ کرۂ زمین سے اُٹھا کر آسمانوں پر کہیں لے گیا ہے"

بلکہ نصیحتاً فرماتے ہیں کہ:-

"عیسیٰ ایک پیغمبر ہیں جن کے رفع جسمانی اور رفع الی السماء کی تصریح سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہی قرآنی رُوح کے مطابق ہے"

مگر ان سب علماء و فضلاء کے برعکس "مدیر تجلی" بڑی تحدی و وثوق کے ساتھ دعویٰ کرتے ہیں کہ:-

"قرآن میں بتایا گیا کہ حضرت عیسیٰ نہ تو قتل ہوئے نہ سُولی دیئے گئے بلکہ انہیں زندہ آسمان پر اُٹھا لیا گیا"

(تجلی ماہ دسمبر ۱۹۷۴ء صلا)

اب مہربانی فرما کر "مدیر تجلی" وضاحت فرمائیں کہ اصل میں دانشور کون ہے؟ کیا اُن کے مجدد و محدث مولانا مودودی دانشور ہیں یا خود مدیر تجلی۔ کیونکہ مولانا مودودی حضرت مسیح کے رفع جسمانی اور رفع الی السماء کے بارے میں قرآن مجید کی روشنی میں یقین و وثوق نہیں رکھتے۔ یا کیا علامہ اقبال دانشور ہیں یا مدیر تجلی۔ کیونکہ علامہ اقبال وفاتِ مسیح اور رجعتِ مسیح بصورت ظہورِ مثیلِ مسیح کے احمدیہ عقیدہ کی معقولیت کا اعتراف کرتے ہیں؟ نیز کیا مدیر تجلی دانشور ہیں یا خواجہ حسن نظامی دہلوی مرحوم اور علامہ محمود شلتوت ریکٹر ازہر یونیورسٹی اور شیخ الازہر اُستاد المراغی جو صاف الفاظ میں وفاتِ مسیح ناصری علیہ السلام کا اعلان کر رہے ہیں؟ کیونکہ دانشور کی تعریف "مدیر تجلی" نے خود یہ لکھی ہے کہ:-

"دانشور اور صاحب فہم وہ ہے جو کسی موضوع پر اگر گفتگو سے پہلے اُس موضوع کے تمام پہلوؤں کا کم سے کم اتنا مطالعہ تو کر ہی لے کہ ضروری گوشوں سے واقف ہو سکے"

(تجلی ماہ دسمبر ۱۹۷۴ء صلا)

اور اس کے ساتھ ساتھ وہ یہ بھی وضاحت کر دیں کہ جب قرآن مجید میں حضرت مسیح علیہ السلام کے زندہ آسمان پر جانے کا ذکر نہیں تو انہوں نے لفظی اور معنوی طور پر قرآن مجید میں تحریف سے کیوں کام لیا؟ کیا دانشوری اسی کا نام ہے کہ آپ بغیر کسی نص قطعی کے قرآن مجید کے خلاف خود تو حیاتِ مسیح اور ان کے زندہ آسمان پر جانے کا عقیدہ رکھیں اور ختم نبوت کے باوجود اُس نبی کی دوبارہ آمد کے قائل بھی ہوں۔ اور احمدیوں پر زبانِ طعن دراز کریں کہ نعوذ باللہ

"قادیانی گروہ نہ صرف ختم نبوت کا منکر ہے بلکہ قرآن میں صریح تحریف کرتا ہے"

(تجلی ماہ جنوری ۱۹۷۵ء ص۲۳)

پس اے قارئین کرام! اندریں حالات مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مدیر تجلی کے علم کلام کے بارہ میں خود اُن کے ہی الفاظ میں ہم جواباً تحریر کریں کہ:-

"مدیر تجلی کے علم کلام کی جو باتیں انہیں بظاہر عالمانہ اور منصفانہ نظر آرہی ہیں وہ فی الحقیقت جاہلانہ اور فریب کارانہ ہیں"

(تجلی ماہ فروری ۱۹۷۵ء ص۳۶)

تاکہ وہ اپنی تحریرات میں محتاط روش اختیار کریں۔ اور اُن کو قدرے احساس ہو کہ اُن کو دوسروں کے جذبات کا بھی لحاظ رکھنا چاہیئے۔

(باقی آئندہ)

منظوری عہدیداران جماعت احمدیہ آدی ناڈ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی یکم مئی ۱۹۷۴ء سے لے کر ۳۰ اپریل ۱۹۷۷ء تک تین سال کے لئے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

(۱)۔ صدر: مکرم کے۔ حمید صاحب کنجو۔

(۲)۔ سیکرٹری مال و تعلیم و تربیت: مکرم کے۔ ایم محی الدین صاحب۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدوں میں اضافہ

بعض ایسے مخلصین جنہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ نئی عظیم الشان تحریک "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں جنوری فروری میں وعدے بھجوائے تھے اب اپنے وعدوں میں نمایاں اضافہ کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے لکھا ہے کہ ہم ابتدائی طور پر اس تحریک کی عظمت کو نہ سمجھ سکے تھے، اب یہ معلوم کر کے کہ یہ تحریک احمدیت کی غیر معمولی ترقی اور اسلام کی فتح کے دن کو قریب تر لانے والی تحریک ہے، ہم اپنے وعدوں میں اضافہ کر رہے ہیں۔

خوش قسمت ہیں وہ احمدی مخلصین جو اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہہ کر اشاعتِ اسلام کے لئے "قربانیاں" پیش کر رہے ہیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

وعدہ کنندگان سے درخواست

جماعت کے جن مخلص بھائیوں نے درویش فنڈ میں وعدے کر رکھے ہیں ان میں سے اکثر کے وعدے خدا کے فضل سے وصول ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ادائیگی کرنے والے بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر بخشے آمین۔

جن مخلصین کے وعدوں کی رقوم ابھی تک وصول نہیں ہوئیں اُن کی خدمت میں نظارت ہذا کی طرف سے خطوط کے ذریعہ یاددہانی کروائی جا چکی ہے۔ ایسے تمام بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ جلد اپنے وعدوں کے مطابق رقوم بھجوا کر ممنون فرماویں۔

نئے وعدے ۷۶-۱۹۷۵ء کے کئی جماعتوں سے آچکے ہیں اور وصول بھی ہو چکے ہیں۔ اور کئی جماعتوں سے باوجود یاددہانی کے ابھی تک نئے وعدے موصول نہیں ہوئے۔

لہٰذا درخواست ہے کہ سیکرٹریانِ مال اپنی اپنی جماعتوں سے وعدے لے کر جلد بھجوا دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

اعلانِ منسوخیِ وصایا

مندرجہ ذیل وصایا بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ مجلس کارپرداز نے اپنے فیصلہ 22 / 18-3-75 کے ذریعہ منسوخ کر دی ہیں:-

۱۔ مکرم محمد احمد صاحب ساکن جمگاؤں بھاگلپور۔ حال جمشید پور۔ وصیت نمبر ۱۳۲۴۳

۲۔ مکرم قاضی عطاء الرحمٰن صاحب عباسی ساکن علی پور کھیڑا۔ حال لکھنؤ۔ وصیت نمبر ۱۳۱۵۳

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وقفِ جدید کے جہاد میں گھر کا ہر فرد شامل ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات سے واضح ہے کہ وقفِ جدید کا چندہ بالغ احباب کی طرح اطفال پر بھی لازم ہے۔ اسی لئے اس کی شرح اتنی قلیل رکھی گئی ہے تا کہ گھر کا ہر فرد بہ سہولت اس میں شامل ہو سکے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے:-

"میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد وقف کی طرف توجہ کرے اور اپنے آپ کو ثواب کا مستحق بنائے یہ مفت کا ثواب ہے جو انہیں مل رہا ہے۔"

اسی طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"اگر آپ کے دل میں یہ احساس ہو کہ ہمارے بچوں کو بخل کی عادت نہ پڑ جائے اور اس عادت میں وہ پختہ نہ ہو جائیں تو مہینہ میں ایک اٹھنی ایسی چیز نہیں جو بوجھ معلوم ہو۔"

ان تاکیدی ارشادات بالا پر احباب جماعت کو عمل کرنا ضروری ہے۔ اور جن جماعتوں نے اب تک وعدے ارسال نہیں کئے ہیں، امید ہے وہ فوری توجہ فرمائیں گے۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

درویشانِ قادیان

کے متعلق آپ کے مقدس اور پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

"درویشانِ قادیان جو اپنے ذریعہ معاش کے انتخاب میں آپ کی طرح آزاد نہیں۔ جن کا میدانِ عمل قادیان کی مختصر بستی تک محدود ہے۔ وہ وہاں صرف اپنی نہیں ساری جماعت کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ دُنیا باوجود اپنی وسعتوں کے ان کے لئے محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ اُن کے ذرائع معاش محدود ہیں ...... ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے خیرات کے طور پر نہیں بلکہ قدردانی اور محبت کے جذبات کے ساتھ ان کی ہر طرح امداد کریں تا وہ فارغ البالی اور بے فکری کے ساتھ مرکزِ سلسلہ اور شعائر اللہ کی حفاظت کے مقدس فریضہ کی ادائیگی میں دن رات مصروف رہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں اور زیادہ برکت دے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔"

پس وہ احباب جو اس فنڈ میں خطیر رقم نہیں دے سکتے، وہ صرف ۱/۲ روپے سالانہ ۳۰ اپریل ۱۹۷۵ء تک ادا کرکے اپنے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہہ کر رضاءِ الٰہی حاصل کریں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

منظوری عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی یکم مئی ۱۹۷۲ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۷۵ء تک تین سال کے لئے منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر اعلیٰ قادیان

جماعت احمدیہ حیدرآباد:-

امیر : مکرم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب

جماعت احمدیہ یادگیر:-

امیر : مکرم سیٹھ محمد الیاس صاحب۔

ولادت

[illegible] اللہ تعالیٰ نے [illegible] کو دوسرا لڑکا عطا فرمایا [illegible] نومولود کا نام [illegible] احباب [illegible] اللہ تعالیٰ [illegible] خادمِ دین [illegible]

[illegible]

ماریشس میں ملازمت کا نادر موقعہ

احمدی نوجوان لڑکے اور لڑکیاں جو ماریشس میں معقول تنخواہ پر باعزت روزگار حاصل کرکے وہیں شادی کرکے مستقل طور پر آباد ہونا چاہیں اُن کے لئے نظارت ہذا کوشش کر سکتی ہے۔ مندرجہ ذیل کوائف والے افراد امیر یا صدرِ جماعت کی تصدیق کے ساتھ اپنی درخواستیں بھجوا سکتے ہیں۔

۱۔ بی۔ایس سی، ایم۔ایس سی، بی۔اے، ایم۔اے، بی ایڈ، ایم ایڈ۔

۲۔ لکڑی اور لوہے کے کام کے کاریگر، مکینک۔ الیکٹریشن۔ جن کے پاس کم از کم آئی۔ٹی۔آئی (I.T.I.) کا ڈپلومہ ہو۔

ایسے غیر شادی شدہ افراد اس نادر موقعہ سے فائدہ اُٹھائیں۔ وہاں کی جماعت بہت مخلص اور ہر طرح تعاون دینے والی ہے۔ اور وہاں کی اکثر آبادی ہندوستانی نسل کی ہے۔ اور ماحول ہر طرح سازگار ہے اور آب و ہوا بہت خوشگوار ہے۔ اور یہ علاقہ متمدن ہے۔

ناظر امورِ عامہ قادیان

ایک ضروری گذارش اور بابرکت تجویز!

احباب جماعت کی نظر میں قادیان کو ایک خاص مقام اور فضیلت حاصل ہے۔ یہاں بہت سے شعائر اللہ موجود ہیں۔ لہٰذا ہر احمدی کے دل میں یہ خواہش اور تڑپ ہوتی ہے کہ وہ دیارِ حبیب (قادیان) کی زیارت کرکے اس کی برکات اور فیوض سے مستفیض ہو۔ اگر اس روحانی تعلق کے ساتھ ساتھ آپ کا ساکنینِ قادیان کے ساتھ جسمانی تعلق بھی قائم ہو جائے تو یہ مزید خوش قسمتی کی بات ہے۔ قادیان میں ہمارے چند ایک بچے (لڑکے لڑکیاں) قابلِ شادی ہیں۔ مزید تفاصیل و کوائف نظارت ہذا کو خط لکھ کر دریافت فرمائیں۔ نیز اپنی لڑکیوں اور لڑکوں کے کوائف بھی ارسال فرمائیں، تا کہ رشتے طے کرانے میں نظارت ہذا رہنمائی کر سکے۔ نام۔ ولدیت۔ قومیت۔ پیشہ۔ عمر۔ تعلیم۔ صحت۔ شکل و صورت و دیگر شرائط نکاح وغیرہ معہ پورا پتہ ارسال فرمائیں۔

ناظر امورِ عامہ قادیان

اعلانِ نکاح

قادیان ۱۹ امان (مارچ)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں برادرم مکرم مولوی نور الاسلام صاحب ولد مکرم عبدالرؤف صاحب ساقی کے نکاح کا اعلان مکرمہ امۃ النصیر منصورہ صاحبہ بنت مکرم مولوی بشیر احمد صاحب بانگروی درویش کے ہمراہ بعوض مبلغ ۱۵۰۰/- روپے حق مہر کیا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے باعثِ برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: جاوید اقبال اختر

درخواستِ دعا

[illegible] احباب [illegible] بزرگانِ قادیان اور تمام بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں اپنے لڑکے نعیم احمد [illegible] کے لئے دعاؤں کی درخواست کرتی ہوں کہ [illegible] امتحان [illegible] شروع ہو رہے ہیں۔ [illegible] اپنی برکتوں اور رحمتوں سے ہمیشہ نوازتا رہے اور امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔ (عذرا بیگم۔ [illegible] بہار)

(۲)۔ [illegible] صاحب [illegible] کشمیر [illegible] بیمار [illegible] تکلیف [illegible] درویش قادیان۔

[illegible] مارچ ۱۹۷۵ء [illegible] رجسٹرڈ نمبر [illegible]